ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگران اعلیٰ مفتی محمود

2/1
21

اس شمارے میں

کیا پاکستان کا ہر وہ خاندان جس کے سربراہ اپنے آپ کو قوم خان ازخود سیاست سے ریٹائر ہو جائیں

حکیم الاسلام قاری طیب صاحب کا بصیرت افروز خطاب

برما کے مسلمانوں پر ہونے والا ظلم اور اسکا تاریخی جائزہ

آزادیٔ صحافت اور پولیس

ج ۲۱ ش ۲۱

۲۶ مئی ۷۸ء ۱۷ جمادی الثانی ۹۸ھ

کیا کیا شکائتیں نہیں سرکار سے مجھے!

بہلائیے نہ شوخیٔ گفتار سے مجھے
کچھ تو ثبوت دیجئے کردار سے مجھے

پتھر ہوں میں جبینِ تکبر کے واسطے
مائل نہ کر غرور کے سنگھار سے مجھے

جن کے لئے محال ہے تزئین بزمِ نو
وہ دیکھتے ہیں چشم شرربار سے مجھے

آواز گھٹ گئی ہے گرانی کے بوجھ سے
کیا کیا شکائتیں نہیں سرکار سے مجھے

پھیلا ہے اک ہراس نگاہوں کے روبرو
آتا ہے خوف کوچہ و بازار سے مجھے

کچھ بات ہے ضرور جو اندازِ دلبری
دکھلا رہا ہے وہ بڑے اصرار سے مجھے

فکر و نظر سے کھلتا ہے آفاقیت کا رنگ
ہرگز گلہ نہیں کسی فنکار سے مجھے

پتھر تھا میں قدیر مگر وہ حسین بھی
پگھلا گیا ہے پیار کے اقرار سے مجھے

قدیر شیدائی
ایڈیٹر ماہنامہ فانوس، لاہور

ہوتی ہے جا کے صبح کہاں دیکھتے چلو

رکتا ہے جا کے درد کہاں دیکھتے چلو
رفتارِ نازِ گل بدناں دیکھتے چلو

ہر کام پہ ہے ایک نیا روپ سامنے
رنگِ تماشہ ہائے جہاں دیکھتے چلو

جشنِ بہارِ لالہ و گل کی خبر تو ہے
جاتی ہے کب چمن سے خزاں دیکھتے چلو

نے تو رہے ہیں مٹتے دکھائی نشانِ شب
ہوتی ہے جا کے صبح کہاں دیکھتے چلو

آئے گا ایک روز تو جھونکا نسیم کا
مہکیں گے غنچہ ہائے دلاں دیکھتے چلو

بیٹھے ہوئے ہیں راہگذروں میں شب رواں
یہ اہتمامِ راہبراں دیکھتے چلو

بدلے گی ایک روز یہی مہر کا لباس
بے مہریٔ جمالِ بتاں دیکھتے چلو

کھولو نہ سوز اپنی زباں بزمِ یار میں
چپ چاپ ہر بدلتا سماں دیکھتے چلو

حکیم حسین احمد سوز لدھیانوی





جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۲۱

جمعۃ المبارک ۲۶ مئی ۷۸ء، ۲۰ جمادی الثانی ۹۸

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی



بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ — روپے
ششماہی
۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۵۰/ ۱۱ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

جمعیت علماء اسلام پاکستان

ملک کے داخلی معاملات میں ایرانی وزیر اعظم کی مداخلت:

ہمارے برادر ہمسایہ ملک ایران کے وزیر اعظم جمشید آموزگار نے مغربی صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر پاکستان کی حکومت نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی کی سزا دی تو ایران، پاکستان کی مالی امداد بند کر دے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان نے ایران سے اقتصادی امداد کی جو درخواست کی ہے شہنشاہ ایران نے اس درخواست کو بھی روک لیا ہے۔

ایرانی وزیر اعظم جناب جمشید آموزگار کا مذکورہ بیان مغربی صحافتی حلقوں کی وساطت سے عوام تک پہنچا ہے اس لئے پاکستانی عوام ابھی تک یقین و عدم یقین کی کیفیت میں مبتلا ہیں اور وہ اپنے ہمسایہ برادر ملک ایران کے وزیر اعظم کے اس بیان کو زیادہ تر اس بات پر محمول کر رہے ہیں کہ مغربی صحافتی حلقوں نے اپنی قلمکاری اور شہ دماغی سے بیان کو کچھ کا کچھ بنا دیا ہوگا۔

پاکستان کے عوام ایران سے جس قسم کا حسن ظن رکھتے ہیں اور جس قسم کی توقعات وابستہ کئے ہوئے ہیں ان کے پیش نظر انہیں یہ یقین ہی نہیں آتا کہ ایران کی طرف سے ایسی کھلی مداخلت بھی پاکستان کے ذاتی معاملات میں ہو سکتی ہے اور وہ اس طرح سے کھلم کھلا چیلنج کا انداز اختیار کر سکتا ہے کہ جس کے نتیجے میں پاکستانیوں کی اپنے برادر اسلامی ملک سے لازوال محبت بے پناہ نفرت میں بدل جائے۔

اور اگر خدانخواستہ یہ بیان واقعی ایران کے وزیر اعظم نے دیا ہے اور شہنشاہ ایران کی مرضی و منشاء کے مطابق دیا ہے تو پھر پاکستان کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ اپنے روز افزوں تعلقات کا گہری نظر سے جائزہ لے اور شہنشاہ ایران کو اس تشویش و اضطراب سے آگاہ کرے جو پاکستان کے اندرونی معاملات میں کھلی مداخلت پر مبنی بیان سے پاکستان کے غیرتمند عوام کو ہوئی ہے

ایران میں ان دنوں جو کچھ ہو رہا ہے وہ دنیا کی آنکھ سے اوجھل نہیں لیکن اس کے باوجود پاکستان، ایران میں اس ہنگامہ خیزی کو ایران کا اندرونی معاملہ سمجھتا ہے اور کسی قسم کی مداخلت کو روا نہیں رکھتا۔ پاکستان کی ہمیشہ یہ آرزو رہی ہے کہ ان کے برادر اسلامی ممالک خوشحالی کی راہ پر گامزن ہوں اور زیادہ سے زیادہ استحکام حاصل کریں۔ لیکن یہ کسقدر افسوسناک امر ہے کہ وہی ممالک تمام تر سفارتی و اخلاقی اصول و آداب کو بالائے طاق رکھ کر پاکستان کے خالص اندرونی معاملات میں مداخلت پر تل جائیں۔

اور پھر جہاں تک بھٹو صاحب کی سزائے موت کا تعلق ہے تو وہ کوئی سیاسی یا انتقامی نوعیت کی سزا نہیں بلکہ مقدمہ قتل کی پاداش اور مکافات عمل ہے۔ اور پھر یہ مقدمہ بھی کسی فوجی عدالت میں نہیں چلایا گیا بلکہ ملک کی با اعتماد عدالت ہائی کورٹ میں چلایا گیا ہے اور مقدمہ کے دوران

قاتل بھٹو کو ہر قسم کی مراعات و سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ عدالت نے اپنی مرضی سے مقدمہ کی نوعیت کے اعتبار سے بغیر کسی دباؤ کے آزادانہ فیصلہ کیا ہے ۔ اس کے علاوہ موت کی سزا صرف بھٹو ہی کو نہیں سنائی گئی بلکہ اس کے ساتھ چار اور مجرم بھی ہیں جو اس قتل میں شریک ہیں ۔ کیا کوئی شخص بقائمی ہوش و حواس یہ باور کر سکتا ہے کہ پاکستان ہائی کورٹ نے ایک بھٹو کو نشانۂ ظلم بناتے ہوئے چار دوسرے بے گناہوں کو بھی محض اس لئے موت کے منہ میں دھکیل دیا کہ کہیں بھٹو موت کی سزا سے نہ بچ جائے ۔

اگر کوئی شخص یا کسی بھی ملک کا ذمہ دار فرد اس قسم کی سوچ رکھتا ہے تو ہم ببانگ دہل یہ بات کہیں گے کہ وہ جان بوجھ کر حقائق و واقعات کی تکذیب کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ اس قسم کی لچر اور پوچ سوچ رکھنے والا شخص خواہ وہ کتنے ہی بڑے منصب پر فائز کیوں نہ ہو سلیم الحواس قرار نہیں دیا جا سکتا ۔

ایرانی وزیر اعظم کو یہ تو یقیناً علم ہے کہ ہائی کورٹ سے مقدمۂ قتل میں بھٹو اس کے شریک جرم ساتھیوں نے ملک کی سب سے بڑی عدالت میں اپیل دائر کی ہوئی ہے اور اس کی سماعت ہو رہی ہے ۔ فریقین کی طرف سے ایک دوسرے کے موقف کے خلاف دلائل دیئے جا رہے ہیں ۔ مقدمہ کھلی عدالت میں چل رہا ہے ۔ ساری دنیا کا پریس اس مقدمہ کی کارروائی کو بچشم خود دیکھ رہا ہے ۔ اس کے باوجود وزیر اعظم موصوف نے اس موقع پر اس قسم کا بیان دینا ضروری سمجھا ۔

رہی امداد بند کر دینے کی دھونس تو ہم ایرانی وزیر اعظم سے گذارش کریں گے کہ کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی قوم اور کمزور سے کمزور ملک غیر ملکی امداد کے عوض اپنی عزت کا سودا نہیں کر سکتا چہ جائیکہ پاکستان سے اس قسم کی توقع وابستہ کی جائے کہ وہ اس نوع کی شرانگیز دھمکیوں سے مرعوب ہو جائے گا ۔

دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کے عوام نے ہمیشہ دولت کے مقابلے میں عزت کو ترجیح دی ہے ۔ پاکستان کی تیس سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی پاکستان پر برا وقت آیا اور اس کے دوستوں اور خیر خواہوں نے آستین کے سانپ کا کردار ادا کیا پاکستانی عوام نے جرأت و پامردی سے اس کا مقابلہ کیا ۔ جان کے بدلے آن کو ترجیح دینا پاکستانی قوم کا ایسا طرۂ امتیاز ہے جس سے اس کا کٹر سے کٹر دشمن بھی انکار نہیں کر سکتا ۔

اس کے ساتھ ہی ہمیں کچھ اپنے برادران وطن سے بھی عرض کرنا ہے اور وہ یہ کہ انہیں اب غیر ملکی امداد پر کم اور اپنے خدا اور قوت بازو پر زیادہ بھروسہ کرنا چاہیئے ۔ غیر ملکی امداد کی بیساکھیوں کو کسی بھی وقت دیمک لگ سکتی ہے اور دوستی کا دعویٰ کرنے والے کسی بھی وقت دشمنی کا روپ اختیار کر سکتے ہیں ۔

لیکن اگر وہ خود اتحاد ، یگانگت ، یکجہتی ، حب الوطنی اور جان سپاری کے جذبہ سے کام لیتے ہوئے اور خدائے لم یزل پر بھروسہ کرتے ہوئے ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کام کریں تو بہت جلد ان کے دلدر دور ہو سکتے ہیں اور وہ بہت جلد ترقی یافتہ قوموں کی صفوں میں شامل ہو کر اپنی عزت و آبرو کی حفاظت بدرجہ اتم کر سکتے ہیں ۔

انقلاب افغانستان کے بعد اب ایرانی وزیر اعظم کی اچھوتی بانگی سے ہمارے سیاست دانوں کو بھی چشم بصیرت وا کر لینی چاہیئے ۔ اس وقت ملک کی سیاست جس ڈگر پر چل رہی ہے اور نئے پرانے سیاستدان جو کردار پیش کر رہے ہیں عوام کے لئے وہ سوہان روح بنا ہوا ہے ۔ اور عوام ۔ وہ عوام جنہوں نے سیاستدانوں کے اشارۂ ابرو پر اپنے جوان ، بوڑھے ، بچے ، مائیں اور بہنیں تک شہید کرا دینے میں دریغ نہیں کیا آج سیاستدانوں کی چھچھوری اور طفلانہ حرکتیں دیکھ دیکھ کر سر بہ گریبان اور انگشت بدنداں ہیں

کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں ؟

آہ ! شیخ التفسیر مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پچھلے دنوں مدرسہ اسلامیہ قاسم العلوم ملتان کے بانی و مہتمم شیخ التفسیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عمر عزیز کی بیاسی منزلیں پوری کر کے اس دنیائے فانی سے دارالبقا کی طرف رخصت ہو گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حضرت مفتی صاحب بقیۃ السلف اکابرین سے تھے ۔ آپ تادم مرگ مدرسہ قاسم العلوم سے وابستہ رہے اور ساری زندگی خدمت دین میں گذری ۔ آپ تفسیر قرآن میں ایک خاص مقام کے حامل تھے ۔ آپ اپنے اسلاف کا بہترین نمونہ تھے ۔ آپ کی قناعت زہد اعتماد علی اللہ کو دیکھ کر قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہوتی تھی ۔ اس قسم کے عظیم لوگ بار بار پیدا نہیں ہوتے یہ عظیم لوگ جو خلا اپنے بعد چھوڑ جاتے ہیں اسکا پُر کرنا امر ممکن نظر نہیں آتا ۔

مفتی صاحبؒ کے ہزاروں شاگرد اور شاگردوں کے شاگرد ملک اور بیرون ملک میں خدمت دین انجام دے رہے ہیں اور یہ ایک ایسا اثاثہ ہے جس کی ہر انسان کو اپنی اخروی زندگی میں ضرورت پیش آئے گی ۔ دفتر عمل جب پیش ہوگا تو اس قسم کے متقین اور اصحاب عزیمت لوگ سرخرو ہوں گے ۔

عظیم دینی درسگاہ قاسم العلوم کا قیام ہی مفتی صاحب کا ایسا عظیم کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک اپنے فیوض و برکات سے ایک عالم کو مستفید اور متمتع کرتا رہے گا اور حضرت مفتی صاحب کے لئے توشۂ آخرت ثابت ہوگا ۔ گذشتہ چند سالوں سے آپ علالت کی وجہ سے معذور ہو گئے تھے مگر مدرسے سے لگاؤ شغف میں روز افزوں اضافہ تھا ۔ اپنی پیرانہ سالی اور معذوری کی وجہ سے پاکستان قومی اتحاد کے صدر حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کو مدرسہ قاسم العلوم کا اہتمام تفویض فرما دیا تھا ۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحبؒ کے لگائے ہوئے اس گل سر سبد کو تا قیام قیامت قائم رکھے اور روز افزوں ترقی کی منازل سے ہمکنار کرے ۔ ادارہ ترجمان اسلام حضرت مفتی محمد شفیعؒ کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کرتا ہے اور ان کے پسماندگان و متوسلین کے لئے خداوند قدوس سے صبر جمیل کی توفیق کی ۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

اکرام القادری

دن دہاڑے صحافی کا قتل

- ایس۔ پی قلات کی دھاندلی
- صوبائی انسپکٹریس کی بے ضابطگی
- چیف سیکریٹری بلوچستان نے تحقیقات کا حکم دے دیا۔

صوبائی انسپکٹریس مسز زماں نے ایس۔ پی قلات کی بچیوں کو بلا امتحان پاس کر دیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایس پی قلات جناب عبدالعزیز جعفر کی چند بچیاں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول قلات میں پڑھتی تھیں۔ سالانہ امتحان میں ایس۔ پی موصوف کی دو بچیاں فیل ہو گئیں۔ ایس پی صاحب نے ہیڈ مسٹریس کو اس کے لئے موردِ الزام ٹھہرایا اور ڈویژنل ایجوکیشن سے شکایت کی جس پر ڈویژنل انسپکٹریس نے قلات آکر بچیوں کا ٹیسٹ لیا اور اپنی رپورٹ میں واضح طور پر لکھ دیا کہ بچیاں تعلیم میں کمزور ہیں، لیکن ایس۔ پی صاحب کی تشفی نہ ہو سکی اور اس نے صوبائی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے شکایت کی، اور آخر شکایت کیوں نہ کرتے کیونکہ ایس۔ پی قلات کے قریبی رشتہ دار جناب عبدالقادر جعفر ڈپٹی سیکریٹری کے عہدہ پر فائز ہیں۔ انہوں نے صوبائی انسپکٹریس مسز زماں کو بھیج دیا اور محترمہ مسز زماں نے بچیوں کو بلا امتحان و ٹیسٹ کے پاس قرار دیا اور رپورٹ میں یہ لکھ دیا کہ

"یہ ان کو مفاد عامہ کے تحت

ترقی دے رہی ہوں"

بہرحال اتنی تو دھاندلی ہوتی رہتی ہے، مگر مصیبت تو یہ ہو گئی کہ ایس۔ پی صاحب موصوف بنفسِ نفیس گرلز سکول کے اندر تشریف لے گئے اور معلمات کو بُرا بھلا کہا جس کی وجہ سے معلمات نے سخت احتجاج کیا، مگر سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر میجر محمد اقبال صاحب نے ثالث بن کر مصالحت کرا دی اور ہیڈ مسٹریس سے کہا کہ آپ ایس۔ پی صاحب کی بچیوں کو اگلی کلاسوں میں لے لیں اور آپ کے یا آپ کے سٹاف کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں کی جائے گی، لیکن ایس۔ پی صاحب مُصر تھے کہ ہیڈ مسٹریس صاحبہ خود گھر سے آکر میری بچیوں کو لیجائے جس کے لئے ہیڈ مسٹریس کسی طور پر بھی تیار نہ تھی۔ آخر کار ہیڈ مسٹریس نے اپنا اور اپنے پیشہ کا وقار برقرار رکھا اور ایس۔ پی صاحب کی بچیوں کو خود ہی سکول آنا پڑا بہرحال اگر بات یہاں تک ہوتی تو ٹھیک تھا مگر جبکہ حالات ٹھیک ہو گئے اس کے بعد ایس۔ پی قلات کا جذبۂ انتقام سرد نہ ہو سکا اور گورنمنٹ گرلز سکول قلات کی ہیڈ مسٹریس کا تبادلہ کر دیا اور ساتھ ہی سکول کے کلرک در محمد کا تبادلہ بھی کیا گیا۔ سرکاری ملازمین کے تبادلے محکمانہ کارروائی ہے اور آئے دن ان کو اپنے فرائض منصبی کے لئے مختلف جگہوں پر جانا ہوتا ہے مگر اس واقعہ کے فوراً بعد اور اس صورت میں جب کہ ایس۔ پی قلات کے بھائی ڈپٹی سیکریٹری ایجوکیشن کی پوسٹ پر ہوں، عوام میں یہی تاثر پیدا کرتا ہے کہ یہ ایک انتقامی کارروائی ہے اور یہی تاثر عوام میں پھیل گیا ہے۔ سماجی اور سیاسی حلقوں عوامی اور طلباء تنظیموں نے اس کی مذمت کی۔

آخر کار ایک وفد (جس میں جمعیۃ علماءِ اسلام کے صوبائی امیر مولانا عبدالواحد جمعیۃ علماءِ اسلام کے صوبائی جنرل سیکریٹری اور قومی اتحاد بلوچستان کے صدر حاجی محمد زمان خان اچکزئی قومی اطلاعات بلوچستان کے سیکریٹری اطلاعات حافظ حسین احمد شامل تھے) نے صوبائی چیف سیکریٹری جناب راجہ احمد خاں صاحب سے ملاقات کی اور پوری صورتحال سننے کے بعد چیف سیکریٹری صاحب نے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا حکم دے دیا۔

قتل

شارع لیاقت کے بھرے بازار میں دن دہاڑے بلوچستان کے نڈر صحافی "ندائے بلوچستان" کے مالک و ایڈیٹر جناب سعید اقبال کو چاقوؤں کے اکیس وار کر کے شہید کر دیا گیا۔

تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ سعید اقبال نے اپنے اخبار میں مارشل لاء حکام اور انتظامیہ سے فحاشی اور بے راہروی کے خلاف سخت اقدام اٹھانے کی اپیل کی تھی۔ چونکہ مارشل لاء حکام نے رسوائے زمانہ "بازارِ حسن" کو تو بند کروایا تھا مگر اُس بازار کی عورتیں پرائیویٹ بنگلوں، مکانوں میں اپنا گھناؤنا کاروبار کر رہی تھیں۔ اس لئے جہاں بھی کسی معتبر ذرائع سے مارشل لاء حکام کو پتہ چل جاتا وہاں چھاپہ پڑتا۔

گذشتہ دنوں ڈی۔ ایس۔ پی کینٹ سید پرویز ظہور نے بزدری روڈ پر چھاپہ مار کر تین عورتوں ملنگی، تاج مینو اور رچلی کو فحش

حرکات کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ عدالت میں ان کا چالان پیش ہوا اور ضمانت کی درخواست بھی زیر سماعت آئی مگر ان کی ضمانت کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا تو ملنگی نے اپنے نوجوان بیٹے "مسافر علی" سے کہا کہ ہم پر آفت کی افتاد اس صحافی کی وجہ سے آئی ہے جس کا نام سعید اقبال ہے تو اس سے جا کر بدلہ لے۔

یہاں یہ بے باک صحافی کسی دوست کے ساتھ گھر پہنچا تو دروازہ پر ایک ہٹا کٹا نوجوان نظر آیا۔ اس نے اشارہ سے بلایا۔ سعید اقبال نے اپنے دوست کو (جو کہ کار میں بیٹھا تھا) کہا کہ میں اس سے پوچھ کر آتا ہوں۔ جب وہ قریب پہنچا تو ملزم مسافر علی نے کہا کہ میری والدہ ملنگی وغیرہ کی ضمانت نہیں ہو رہی ہے اور یہ سب تیرا کیا دھرا ہے تم جا کر ہماری سفارش کر دو۔ بھلا سعید اقبال اس قسم کی سفارش کس طرح کر سکتا تھا۔ اس نے مسافر علی کو ڈانٹا کہ دفع ہو جاؤ میں کس طرح بازاری عورتوں کی سفارش کروں۔ اس کے بعد اس درندہ صفت نے خنجر نکال کر سعید اقبال پر پے در پے ۲۱ وار کئے اور اس طرح وہ بے باک صحافی، فحاشی اور بے راہروی کے خلاف جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ بھرے بازار میں دن دہاڑے سعید کا قتل ہوا مگر کیا دو آدمی اس بدبخت کے ہاتھوں کو پکڑ نہیں سکتے تھے قاتل بھرے بازار سے سکوٹر پر فرار ہو گیا۔۔ اور آخر کار "ڈہاڈر" کے قریب دوسرے دن اسے گرفتار کر لیا گیا۔ بلوچستان کے سماجی اور سیاسی حلقوں نے قاتل کو سرِ عام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

کل ۱۳ مئی ۷۸ء کو مرحوم کی رسم قل تھی۔ مرحوم نے تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ ملتان سے ختم نبوت کے مبلغ مرحوم کی تعزیت کے لئے آئے۔ رسم قل میں پی۔ این۔ اے بلوچستان کے جنرل سیکرٹری عبدالمجید خان جوائنٹ سیکرٹری فضل الٰہی قریشی سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد ممتاز صحافی فیاض حسن سجاد اور کافی تعداد میں مختلف طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔



مکتوب منڈی سکھیکی



محمد اشرف نے کارکن جمعیۃ علماء اسلام منڈی سکھیکی کو جو اخبار کا نمائندہ ہے، ۱۰ مئی کے روزنامہ صداقت میں تھانیدار سکھیکی تنویر چیمہ کی بدعنوانیوں اور رشوت کی خبر شائع ہونے کی پاداش میں اسی روز رات کو گرفتار کر لیا۔ اسکی گرفتاری کی اطلاع ملنے پر قصبہ کے دو معزز افراد مرزا محمد فاروق اور چوہدری ولی محمد جب اشرف کا پتہ کرتے تھانے گئے تو انہیں بھی بلاجواز حوالات میں بند کر دیا گیا اور ننگی گالیاں دی گئیں۔ دو روز حوالات میں بند رکھنے کے بعد ۱۲ مئی کو تینوں گرفتار شدگان کو الٹی ہتھکڑی لگا کر تھانہ لان میں لایا گیا۔ وہاں انہیں برہنہ کر کے ڈنڈوں اور چھتروں سے اسقدر پیٹا گیا کہ اشرف کا بول و براز نکل گیا۔ چوہدری ولی محمد بیہوش ہو گیا اور مرزا فاروق کو خون کا پیشاب آنے لگا۔ یہ تمام کاروائی تھانیدار نے اپنے دوستوں اور رشوتی دلالوں کی موجودگی میں کی اور ان تینوں گرفتار شدگان کو مجبور کیا گیا کہ وہ تھانیدار کے دوستوں اور رشوت دلالوں سے معافی مانگیں۔ اس ظالمانہ کاروائی کو منڈی کے بے شمار لوگوں نے دیکھا ہے۔

محمد اشرف اور محمد فاروق قومی اتحاد کے سرگرم کارکن ہیں۔ تھانیدار تنویر چیمہ اور اس کے دوست اور حواری چونکہ پیپلز پارٹی کے ہمنوا ہیں اس لئے ان بے بس افراد کو انتقامی طور پر نشانہ ستم بنایا گیا ہے۔ قومی اتحاد کی مرکزی قیادت سے عوام نے پُرزور اپیل کی ہے کہ اس ظالمانہ کاروائی کا نوٹس لیا جائے اور ایوان حکومت تک ان مظلوموں کی فریاد پہنچائی جائے۔ اس ظالمانہ تشدد کے بعد تینوں کو جھوٹے مقدمہ میں چالان کر دیا گیا۔ قصبہ کے عوام اس کی تحقیقات کا پرزور مطالبہ کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اس واقعہ کی تحقیقات مارشل لاء کے سپرد کی جائے کیونکہ پولیس سے کسی انصاف کی امید نہیں ہے۔ محمد اشرف (نامہ نگار) کی بیوی نے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ اس کے خاوند سے انصاف کیا جائے۔





پر ہونے والا ظلم و تشدد اور اس کا تاریخی جائزہ


اس وقت پوری دنیا کی نظریں برما میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی طرف مرکوز ہیں اور روزانہ اخبارات بذرائع ابلاغ عامہ اس سلسلے میں خبریں شائع کر رہے ہیں کہ برما میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے اور انہیں قتل کیا جا رہا ہے اور برمی مسلمانوں کو بنگلہ دیش کی طرف زبردستی دھکیلا جا رہا ہے اور اب تک اکہتر ہزار برمی مسلمان بنگلہ دیش میں دھکیلے جا چکے ہیں اور برٹش براڈکاسٹنگ کی خبر کے مطابق تقریباً ساٹھ ہزار برمی مسلمان بنگلہ دیش آنے کے منتظر ہیں اور بنگلہ دیش نے برما سے مسلمانوں کے انخلاء و آبادی پر اپنی سرحد بند کر دی۔ بنگلہ دیش نے مہاجروں کے لئے کیمپ بھی قائم کر دیئے ہیں اور انہیں عارضی رہائش کی اجازت دی ہے اور موصولہ خطوط کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ برما سے ایک لاکھ اسی ہزار مسلمان بے خانماں ہو کر بنگلہ دیش کی سرحد تو مورد میں چلے آئے ہیں اور ابھی آ رہے ہیں۔ دیگر برما میں ۱۶ مارچ ۷۸ء کو پوسیدنگ میں انکوائری کے بہانے سے حکومت برما نے ظلم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سے قبل اکیاب میں ۱۲ فروری ۷۸ء کو انکوائری کے بہانے چھ ہزار مسلمانوں کو جیل خانہ میں ڈالا گیا۔ قیدیوں کو نہ کھانا دیا جاتا ہے نہ پانی۔ جیل خانے میں مرد عورتیں بچے روزانہ دو سو چار سو آدمی مرتے ہیں اور سمندر میں لاشوں کو ڈال دیا جاتا ہے اور برمی مسلمانوں کو بنگلہ دیش کی طرف دھکیل دینا ایک نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ مسلمان عرصہ تیس سال سے ایسے مظالم کا نشانہ بنتے ہوئے چلے آ رہے ہیں اور ۱۹۵۰ء میں جبکہ موسلادھار بارش ہو رہی تھی، برمی اشتراکی حکومت کے فوجیوں نے طرح طرح کے مظالم ڈھانے کے بعد سرحدی شہر منگڈو سے مسلمانوں کو بنگلہ دیش کی طرف دھکیل دیا تھا۔ ان مظلومین کی تعداد تیس ہزار سے کچھ زائد ہے اور یہ سلسلہ ۱۹۵۰ء کے بعد کئی سال تک چلتا رہا جس کا ذکر سابقہ صدر پاکستان مرحوم فیلڈ مارشل لار محمد ایوب خان نے دسمبر ۶۰ء کی اپنی دورۂ برما میں رنگون کے اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تھی کہ برما کے صوبہ اراکان میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ اس خطہ میں بدامنی کے دوران ہزاروں افراد پاکستان کی طرف دھکیل دیئے گئے اور صدر نے یہ بھی کہا کہ ہمیں انہیں انسانیت کی بنیاد پر قبول کرنا پڑا اور ہمیں ان سے کوئی سیاسی مقصد نہیں۔ اگر اراکانی مسلمانوں کی جائز شکایات کا کوئی اطمینان بخش حل تلاش کر لیا گیا تو پاکستان اس کا خیر مقدم کرے گا۔

اور یہ مسلمان ہجرت کے لحاظ سے تین گروہوں پر مشتمل ہے۔ اوّل جبکہ جاپان اور برٹش کے درمیان گولہ باری ہوئی تھی تو برطانیہ نے انخلاءِ آبادی کی غرض سے چالیس ہزار مسلمانوں کو بنگلہ دیش کے ضلع رنگپور میں بسا رکھے تھے۔ دوسرا گروہ مہاجرین کا ہے جنہیں آزاد برمی حکومت کے فوجیوں نے طرح طرح کے مظالم ڈھانے کے بعد ۱۹۵۰ء میں مشرقی پاکستان کی طرف دھکیل دیا تھا۔ ایسے مظلومین کی تعداد تیس ہزار ہے۔ تیسرا گروہ ان مہاجرین کا ہے جنہوں نے ۱۹۴۲ء میں جنگ عظیم کے دوران برما سے برطانیہ کے دستبرداری کے بعد مقامی بدھسٹوں اور فوجیوں کے بے پناہ ظلم و ستم سے تنگ آ کر جان بچانے کی خاطر بنگال کو اس علاقے میں ہجرت کی جو آجکل بنگلہ دیش کے نام سے موسوم ہے۔ برما کی آزادی کے بعد برمی فوجیوں کے مظالم اور بربریت سے تنگ آ کر آج تک مسلمان برابر مسلم ممالک کی طرف ہجرت کرتے چلے آ رہے ہیں اور ۱۹۷۷ء سے یہ مظالم اور بڑھا دیئے گئے۔ مسلمانوں پر اس لئے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں کہ برمی حکومت کہہ رہی ہے کہ مسلمان ہو اور مسلمان ہونے کی وجہ سے تم غیر ملکی اور مسلمانوں کو یہاں رہنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے حالانکہ مسلمان کے ۷۸۶ء سے برما میں آباد ہونے کا تاریخی ثبوت موجود ہے۔ آج تک قدیم مساجد و مقابر و تالاب کے کھنڈرات و نشانات بطور شہادت موجود ہیں۔ جتنے مسلمانوں کو بنگلہ دیش کی طرف دھکیلا جا چکا ہے سب کے پاس برما کے قومی ڈومیسائل سرٹیفکیٹ موجود ہیں اور جن کے پشت ہا پشت صدیوں سے برما میں آباد ہیں آج انہیں اپنے ملک سے نکالا جا رہا ہے۔ افسوس صد افسوس کہ آج برما میں مسلمانوں پر مظالم ہونے پر عالم اسلام کے سربراہان مملکت بین الاقوامی ادارے و اقوام متحدہ سب کے زبان منہ پر مہر خاموشی لگی ہوئی ہے۔ جہاں کہیں بھی مسلمانوں کا استحصال کیا جاتا ہے اور جہاں مسلمانوں کے حقوق کو پامال

بقیہ صفحہ ۱۰ پر

تلخ و شیریں

امجد علی شاکر ایم۔اے

فرنگی ہمیشہ عجیب الخلقت بچوں کی پیدائش

اور —— افزائش میں دلچسپی لیتا رہا ہے



ہیں عرصے سے تلخ و شیریں کی وفات حسرت آیات اور اس کی تجہیز و تکفین کے بعد یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ احباب بھی تلخ و شیریں کو بھول جائیں گے اور کبھی کبھی فاتحہ خوانی کرتے رہیں گے مگر تلخ و شیریں کی تلخ اور شیریں یادیں احباب کے دلوں میں زندہ رہیں اور ان کی طرف سے اس کے احیاء کے تقاضے شدید سے شدید تر ہوتے گئے، چنانچہ میں نے بھی اپنی تلخ و شیریں یادوں کو تازہ کیا اگرچہ اب تو تلخ و شیریں سے اتنا ہی ربط رہ گیا تھا ؎

رہ گیا ہے ربط اتنا ہی بس اب اس شوخ سے
جب بھی مل جاتا ہے وہ بس اپنا بھر آتا ہے دل

بہر حال اب جگر لخت لخت کو جمع کرتا ہوں کیونکہ مدت ہوئی ہے دعوتِ مژگاں کئے ہوئے۔ اب پھر "نوائے سرِ دِش" کو صریرِ خامہ سے ادا کرنے کا پروگرام بنا رہا ہوں۔

پھر اس کی یاد میں دل بے قرار ہے ناصر
بچھڑ کے جس سے ہوئی شہر شہر رسوائی

دلِ فسردہ میں دھڑکنوں کا شور برپا ہے اور ان دنوں کی یاد ستا رہی ہے جس کی یاد ہزار دربا سہی مگر اس کی یاد سے ہی دل زار کے سبھی اختیار ختم ہوتے محسوس کرتا ہوں ؎

یہ سانحہ بھی محبت میں بارہا گذرا
کہ اس نے حال بھی پوچھا تو آنکھ بھر آئی

بہر حال دل پھر طواف کوئے ملامت کو جائے ہے اس دفعہ تلخ و شیریں صرف سیاست کے تنگ دائرے میں ہی محدود نہ ہوگا کیونکہ بدقسمتی سے مجھے "شاہ مدار" سے شرف نیاز نہیں بلکہ یہ کالم ایک کاک ٹیل پارٹی ہوگا جس میں ادب، سیاست معاشرت اور معیشت گلے مل رہے ہوں گے اور چونکہ ہمارا حال یہ ہے کہ ؎

از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس
ما قصۂ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم

اس لئے اس میں سبھی ہنس رہے ہوں گے کیونکہ محفلِ یاراں میں سب ہنسا ہی کرتے ہیں۔

آجکل ٹیسٹ ٹیوب کے پہلے فرزند دلبند کی ولادت باسعادت کا بڑا چرچا ہے۔ دیکھیئے ٹیسٹ ٹیوب کے پہلے فرزند ارجمند اس زمین پر کب نزولِ اجلال فرماتے ہیں۔ فرنگی ہمیشہ عجیب الخلقت بچوں کی پیدائش اور افزائش میں دلچسپی لیتا رہا ہے۔ خود اس نے ہمارے اپنے دیس میں ایسی عجیب الخلقت نسل کی پیدائش اور افزائش کا کارنامہ کیا جو شکل و صورت سے تو مقامی مگر ذہن کے لحاظ سے انگریز تھے۔ یہ دیسی انگریز روزانہ اپنی شکلیں بگاڑ کر اپنے عجیب الخلقت ہونے کا ثبوت فراہم کرتے رہتے ہیں اور یہ ثابت کرتے رہتے ہیں

میری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی

ذہنی فرنگیوں کے واقعات جنہیں ان کی خاص شکل و صورت کی بدولت لطائف کہا جاتا ہے زبانِ زدِ خلائق ہیں۔ یہ لوگ بعض اوقات ہمارے ہم وطنوں سے خطاب کرتے ہیں، تو اپنے اسی شیش محل کی بلندیوں سے جہاں کلمہ توحید میں جاتے جاتے اتنی تخفیف ہو جاتی ہے کہ وہ تسمیہ بن جاتا ہے۔

افغانستان میں بھی انقلاب آگیا ہے صدر داؤد رختِ سفر باندھ کر عقبیٰ کے سفر کو جا چکے ہیں تادمِ تحریر نور محمد ترکی تخت اقتدار پر جلوہ افروز ہیں اور ریڈیو سے بار بار دورِ نادری کے ختم ہونے کے مژدے سنائے جا رہے ہیں جس پر ہمیں ایک قدیم فارسی شعر یاد آ رہا ہے

بیک گردشِ چرخ نیلوفری
نہ نادر بجا ماند نے نادری

نادر تو بہر حال ایک استعارہ ہے جس میں فکر کرنے والوں کے لئے ہدایت کے راز مضمر ہیں اور ہر شخص کو اس کی یہ مختصر سی زندگی ختم ہو جانے کا پیغام سنا رہا ہے۔ استاد احسان دانش نے سچ کہا ہے ؎

قبر کے چوکھٹے خالی ہیں انہیں مت بھولو
جانے کب کونسی تصویر سجا دی جائے

مگر انسان چند لمحوں کے اقتدار میں دماغ کو کسی بینک کے سیف ڈیپازٹ میں جمع کرا دیتا ہے اور کبھی اس سے سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا۔ اکثر لوگ ضمیر کو ہمیشہ فارسیل حافظ سٹاک میں شامل رکھتے ہیں اس لئے اسے استعمال کرکے پڑانا کرنا لازمی طور پر ناپسند فرماتے ہیں۔

٭ ٭

آجکل منصب افتا وقضا بڑا عام ہو رہا ہے۔ تقریباً ہر شخص ہی مفتی بننے کی کوشش کر رہا ہے ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے کہ جانے کب کسی پر مفتی ہونے کا دورہ پڑ جائے اور وہ بیٹھے بیٹھے عام آدمی سے مفتی بنجائیں۔ ہمارے جسٹس ایس اے رحمان اچھے بھلے جسٹس تھے پھر ریٹائر ہوگئے اور اب عجیب سانحہ ہوا ہے کہ انہیں مفتی ہونے کا شوق چرایا ہے۔ قتل مرتد کے خلاف ان کے فتوے کی بازگشت ابھی سنائی دے ہی رہی تھی کہ اب وہ تحقیق کا پھاوڑہ لے کر پردے کے میدان میں کود پڑے ہیں۔ اب دیکھیں کونسا نیا میدان چنتے ہیں۔

کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد

محمد یعقوب شیخ

ملتان نے اپنا دفاع خود کیا۔

مقامی حکام فوج طلب کرنے پر مجبور ہوئے

قیوم خان سیاست سے ازخود ریٹائر ہو جائیں ۔ مفتی محمود

اتحاد کو کسی اور نقصان سے بچایا جائے ۔ مولانا حامد علی خان

موسم گرما کی شدت اور ڈاکٹروں کی ہدایات کے مطابق دعوتوں کا وہ سلسلہ جو ہر شام احباب جمعیۃ نے شروع کیا تھا ختم کرنا پڑا۔ آخری پروگرام پاکستان قومی اتحاد کے مقامی رہنما سید ولایت حسین شاہ گردیزی کی رہائش گاہ پر تھا اور اس کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ ملتان کی بیحد محترم شخصیت حضرت مولانا حامد علی خانصاحب بھی شریک ہوئے۔

اتحاد کی اہمیت :

اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ مسلم لیگیوں کے اتحاد سے ہم خوش ہیں۔ قیوم خان جیسی متنازعہ شخصیت کو ازخود ہی سیاست سے ریٹائر ہو جانا چاہیئے۔ خان قیوم اپنی سیاسی فروگذاشتوں کی وجہ سے اب سرحد میں بھی اکیلے رہ گئے تھے۔ وہ مسلم لیگ کو الگ حیثیت سے برقرار نہیں رکھ سکتے تھے۔ اچھا ہوا انہوں نے اتحاد کر لیا۔ قومی اتحاد یہ چاہے گا کہ مسلم لیگ خان صاحب کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائے اپنی تنظیم اور اتحاد کو موثر بنائے مگر پاکستان قومی اتحاد کے پلیٹ فارم کو مستثنیٰ رکھا جائے اس لئے کہ اگر خان قیوم کو معاف کیا جا سکتا ہے تو پھر بھٹو کو بھی معاف کر دیا جائے۔

جمعیۃ علماء پاکستان سے اتحاد کے رہنماؤں نے اختلاف ختم کرنے کی جو رپورٹ مرتب کی ہے تحریراً وہ مل چکی ہے۔ اتحاد کا غیر رسمی اجلاس بلوایا جائے گا اور اس اختلاف کو ختم کرنے کی کوشش ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ پریس میں اختلافی بیانات سے اجتناب کیا جائے۔ میں ناگزیر نہیں۔ میری جانب سے یہ پیشکش موجود ہے کہ اختلافی مسائل بھائیوں کی طرح بیٹھ کر حل کر لیے جائیں۔ اتحاد کی خاطر میں مستعفی ہونے کو تیار ہوں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اخبارات کے ذریعے استعفیٰ طلب کیا جائے۔

چونکہ قوم اور ملت اسلامیہ کو اتحاد کی اشد ضرورت ہے اس لئے وسیع تر مفادات کی خاطر ہم خاموش ہیں اور اتحاد کے رہنماؤں کے بیانات پڑھ پڑھ کر حیرت زدہ ہونا پڑتا ہے کہ آخر یہ چاہتے کیا ہیں ؟

مولانا حامد علی خانصاحب مفتی صاحب کے ساتھ ہی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے بھی اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ مولانا بہت دھیمی آواز سے بات کرتے ہیں اس لئے اخبار نویس بہت قریب ہو گئے اور توجہ سے مولانا کی بات سنی۔ مولانا نے کہا کہ اصغر خان کی علیحدگی سے بھی اتحاد کو نقصان پہنچا ہے۔ اب کسی اور نقصان سے بچا جائے اور اتحاد کو برقرار رکھا جائے۔ تمام معاملات باہمی افہام تفہیم سے حل کیے جا سکتے ہیں۔

اسلام دین فطرت ہے :

نماز جمعہ کے لئے حضرت مفتی صاحب ممتاز آباد تشریف لے گئے۔ ابتدائی تقریر قاری نور الحق نے کی۔ آخر میں چند منٹ حضرت مفتی صاحب نے بھی خطاب کیا، خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ بھی خود پڑھائی۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ اسلام دین فطرت ہے اور آسان ہے اللہ نے مخلوق کی رہنمائی اور آسانی کے لئے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے ہر زمانے میں اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا اور لوگوں کی تربیت فرمائی۔

اگر ایسا نہ ہوتا تو بھی انسان اپنی فطرت کے مطابق اسلام پر ہی عمل کرتا اس لئے کہ اسلام عین فطرت ہے۔ اللہ نے انسان کی تخلیق میں یہ صفت رکھی ہے کہ وہ اچھے اور برے کی تمیز کرے اور اچھائی کو اپنا لے۔

اگر ہم خلوص نیت سے اسلامی روایات پر عمل کریں اور زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی تعلیمات کو سامنے رکھیں تو ہماری مشکلات

دور ہو جائیں۔ مصائب کی سیاہ رات ختم ہو جائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مختصر سا خطبہ جمعہ فرمایا کرتے تھے۔ مختصر بات زیادہ مؤثر ہوتی ہے زیادہ لمبی چوڑی تقاریر کی افادیت نہیں۔

جمعہ شام ہی کو شیخ نصر حیات کے ہاں مفتی صاحب کے اعزاز میں عصرانہ تھا۔ ڈاکٹروں کی ہدایت اور نقاہت کی وجہ سے مفتی صاحب تشریف نہ لے جا سکے۔ مولانا حامد علی خاں، اشرف خان اور دیگر مقامی رہنماؤں اور کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت فرمائی۔

عصرانہ میں عدم شرکت کی اخباری اطلاع پر ملک بھر میں مفتی صاحب کی صحت پر تشویش کا اظہار ہوا۔ دفتر اور مدرسہ قاسم العلوم کے ٹیلیفون پر مختلف مقامات سے صحت کی کیفیت معلوم کرنے والے لوگوں کا رش رہا۔

 ۱۳ر مئی اور ملتان 

۱۳ر مئی کا دن ملتان کی تاریخ میں بہت اہم حیثیت کا حامل ہے۔ بھٹو کی ایف۔ ایس۔ ایف نے شہر پر حملہ کر دیا اور اس حصار کو توڑنا چاہا جو اتحاد نے بنایا تھا کہ اندرون شہر انتظامیہ معطل ہو کر رہ گئی تھی۔ تھانہ کپ میں جو پولیس تھی اس کی حفاظت بھی اتحاد کے رضا کار کرتے تھے۔ اگر اتحاد کی مقامی قیادت بیدار مغزی سے کام لے کر خود تھانہ کی حفاظت نہ کرتی تو اس قدر کشت و خون ہوتا اور اس قدر نقصان ہوتا جس کا تصور بھی ممکن نہیں۔

اندرون شہر ہر طرح کے امن و امان کے باوجود مقامی انتظامیہ اس تعطل کو ختم کرنا چاہتی تھی اور اس مقصد کے لئے ایک بہت بڑے حملے کا منصوبہ بنایا گیا۔ گذشتہ سال ۱۳ر مئی کو یہ خونی کھیل شروع ہوا۔ حبیب بینک کے قریب سلطان محمود شہید ہوا اور حسین آگاہی میں ایک مزدور بشیر شہید ہوا۔

رات قریب آ رہی تھی اور شہریوں کی پریشانی میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہو رہا تھا۔ سرِ شام ہی شہر میں مورچے بنا دیئے گئے تاکہ ایف۔ ایس۔ ایف کے لٹیرے رات کے اندھیرے سے فائدہ اٹھا کر اندرون شہر داخل نہ ہو جائیں۔

حسین آگاہی کے بڑے بازار میں وہ تاریخی مورچہ بنا جس پر باقاعدہ مقابلہ ہوا اور دونوں اطراف سے جانی نقصان ہوا۔ اسی مورچہ پر نسیم شہید ہوا اور اسی مورچہ پر بلال احمد نے اپنے گرم گرم خون سے خاک ملتان کو رنگین کیا۔ ان شہداء کی یاد میں تقریبات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ایک ختم قرآن پاک کی تقریب مولانا حامد علیخاں کی صدارت میں مسجد پھل ہٹ میں ہوئی۔ اختتام تقریب پر مولانا نے شہداء کے لئے بلندی درجات کی، پاکستان کے استحکام اور نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی دعا فرمائی۔

مولانا حامد علی خانصاحب نے اپنے مخصوص انداز میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی بڑے خلوص اور دردمندی سے دعا فرمائی۔

نسیم شہید کا نام ملتان کی تاریخ میں ہمیشہ درخشاں رہے گا اس لئے کہ اس مجاہد نے جم کر ایف۔ ایس۔ ایف کا مقابلہ کیا۔ نسیم شہید نے ایل۔ ایم۔ جی سے فائر کر کے اور کئی سپاہیوں کو نشانہ بنا کر ثابت کر دیا کہ ملتان اپنا دفاع کر سکتا ہے اور ناقابلِ تسخیر ہے۔ کیے بعد دیگرے ایف۔ ایس۔ ایف کے بہت سے سپاہی مارے گئے یا زخمی ہوئے۔ مقامی حکام کنٹرول آفس میں بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ بھی رہے تھے اور کانپ بھی رہے تھے اس لئے کہ کنٹرول آفس بھی اسی بلڈنگ میں قائم تھا جس سے ایف۔ ایس۔ ایف شہریوں پر فائر کر رہی تھی اور مورچہ بھی بالکل سامنے۔

حالات کی ابتری نے مقامی حکام کو فوج کی امداد طلب کرنے پر مجبور کر دیا۔ فوج آئی اور بڑی حکمت عملی سے کام لے کر اس نے حالات پر قابو پایا۔

آج ۱۴ر مئی کا دن **نسیم شہید** کی یاد کا دن ہے، اس کی جانبازی اور شجاعت کا دن ہے۔ خضری برادری نے نسیم شہید کا دن بڑے اہتمام سے منایا۔ اس تقریب میں نوابزادہ نصراللہ خان، اشرف خان، مولانا حامد علی، شیخ خضر حیات اور پاکستان قومی اتحاد ملتان کے تمام کارکن شریک ہوئے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اپنی علالت کی وجہ سے تقریب میں شریک نہ ہو سکے۔ آج بھی مفتی صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی گئی۔

بقیہ: برما کے مسلمان

کیا جاتا ہے اور مسلمانوں پر مظالم و بربریت کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو پاکستان آواز اٹھاتا ہے اور عالم اسلام تک کی رائے عامہ کو ہموار کر دیتا ہے بہت افسوس کا مقام ہے آج جبکہ برما میں اتنے مظالم ہوئے کہ مسلمان اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور مسلمان پاکیزہ پاکدامن عورتوں کی عصمت دری کی گئی تو اس پر پاکستان اور عالم اسلام خاموش ہے اور انسانیت کی بنیاد پر بھی کسی نے صدائے احتجاج بلند نہیں کی۔ اور یہ احوال اگر جنرل ضیاء الحق صاحب سے مخفی نہیں ہیں تو اس پر جنرل ضیاء الحق صاحب کیوں خاموش ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ پاکستان برمی مسلمانوں پر رحم و کرم کرتے ہوئے برما کے مسئلہ کو اقوام متحدہ و دوسرے بین الاقوامی اداروں اور اسلامی کانفرنس میں اٹھائے گا لیکن ہم پاکستان کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق صاحب سے اپیل کرتے ہیں کہ برما کے مسلمانوں پر مظالم بند کرنے کے لئے سفارتی سطح پر اثر و رسوخ استعمال کرے اور اس سلسلے میں بنگلہ دیش کے ساتھ ہر طرح سے



محمد ادریس ہوشیارپوری

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب کا بصیرت افروز خطاب

حال ہی میں حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب مد ظلہ العالی پاکستان کے دورے پر تشریف لائے۔ ۳ مئی کو ملتان میں بھی ان کی آمد ہوئی۔ خیر المدارس کے جلسہ دستار بندی کے موقع پر انہوں نے ایک دل پذیر تقریر ارشاد فرمائی۔ یہ تقریر بندہ نے قلمبند کر لی تھی۔ برائے افادۂ عام پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

محمد ادریس

بعد از خطبۂ مسنونہ آیت

ولنبلونکم بشیءٍ الی قولہ المہتدون۔ (پ ۲۔ ع ۳)

آمد کا مقصد:

میری اس وقت حاضری کا مقصد ملتان میں نہ کوئی جلسہ تھا نہ کوئی مجلس تھی، نہ کوئی تقریب اور وعظ کا تخیل ذہن میں تھا۔ میری حاضری کا مقصد حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بانی مدرسہ خیر المدارس، ملتان) کی وفات کے بعد یہ پہلی حاضری تھی تاکہ تعزیت ادا کروں۔ اور تعزیت کے لیے ہجوم اور مجمع نہیں ہوتا۔ اگر مجھے پہلے سے علم ہوتا کہ جلسہ کا اعلان کیا گیا تو میں روک دیتا اور مجھے امید تھی کہ مولانا محمد شریف صاحب (مہتمم مدرسہ خیر المدارس فرزند ارجمند حضرت مولانا خیر محمد صاحب مرحوم) ان کو بھی سمجھتے۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ کوئی جلسہ بھی ہے اور اجتماع بھی۔ جلسہ اور تقریریں ان سب کے لئے ضرورت پڑتی ہے نشاط کی۔ طبیعت میں انشراح ہو، نشاط ہو یہ ساری چیزیں مل جاتی ہیں مگر میں اس وقت حاضر ہوا ہوں ایک بجھے ہوئے دل کے ساتھ۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا غم سامنے ہے مگر یہاں آکر تازہ ہو گیا۔ حالانکہ ان کی وفات کو ایک عرصہ گزر چکا ہے مگر میرا تعلق اتنا قوی تھا ان سے اور قلبی رابطہ برسہابرس سے تھا۔ مولانا مرحوم جب جالندھر میں مقیم تھے پنجاب کا جو بھی میرا سفر ہوتا دو جگہ اترنا لازمی تھا۔ جالندھر میں مولانا مرحوم کی وجہ سے اور امرتسر میں مولانا مفتی محمد حسن صاحب مرحوم کی وجہ سے۔ پاکستان بننے کے بعد مولانا مرحوم کا قیام ملتان میں ہوا۔ یہاں بھی ایک آدھ مرتبہ ان کی حیات میں حاضری ہوئی۔ اس وقت ان کی وفات کے بعد پہلا موقع ہے حاضری کا۔ تو وہ سارے تعلقات بھی سامنے آگئے۔ وہ ساری تاریخ سامنے آگئی اس کی وجہ سے دل پر ایک غم کا بوجھ ہے تو اس بجھے ہوئے دل سے کیا میں تقریر کروں اور کیا جلسے کا حق ادا کروں؟ اور اوپر خود میرا بھی اب ضعیفی کا عالم ہے قوت بھی وہ نہیں ہے جو پہلے تھی، جذبات بھی سرد پڑ چکے ہیں تو ایسی حالت میں تقریر ہو تو کیا ہو—؟

بہرحال جب ہو گیا ایک اجتماع اور حضرات جمع ہو گئے، ان کا احترام بھی ضروری ہے اس کا تقاضا یہی ہے کہ کچھ نہ کچھ عرض کیا جائے۔ اس لئے غم کے سلسلے میں ایک تعزیتی تقریر ہو گی، کوئی خاص وعظ و نصیحت اس میں نہ ہو گا۔

عالم کی بقاء روحانیت کی بقاء سے ممکن ہے:

حقیقت یہ ہے کہ مولانا (مرحوم) کی ذات ایک مقناطیسی ذات تھی جو قلوب کا رجحان تھا، اور دل کھنچتے تھے اور ان کی وفات جیسا کہ مقولہ مشہور ہے موت العالِم موت العالَم (عالم کی موت فی الحقیقت عالَم کی موت ہے) اس لئے کہ عالم کے ذریعے سے حیات چلتی ہے وہ حیات یہ نہیں ہے جو کھانے پینے کی ہے وہ حیات روحانی ہوتی ہے اور وہی حقیقی حیات ہے اور وہی حقیقی روح بھی ہے اسی سے حق تعالیٰ شانہ نے قرآن کریم کو اپنی روح فرمایا ہے۔ اسی روح سے اقوام زندہ ہوں گی اور اسی روح کے نکل جانے سے پژمردگی طاری ہو گی۔ فرمایا ایک موقع پر کہ

وکذلک اوحینا الیک روحًا

من امرنا (شوریٰ پ ۲۵)

اے پیغمبر ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے یعنی اپنی روح آپ کے اندر ڈالی ہے وہ عالم کی روح ہے اور وہ کتاب اللہ اور قرآن کریم ہے جس کو روح بتلایا گیا ہے۔ فی الحقیقت یہ زندگی ہے سارے عالم کی، یہ روح ایک فرد سے نکل جائے تو وہ مردہ ہو جائے گا پوری کائنات سے نکل جائے تو کائنات بھی مردہ ہو

جائے گی۔ حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

لاتقوم الساعۃ حتی یقال
فی الارض اللہ اللہ

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جس وقت اس عالم میں ایک بھی اللہ، اللہ کہنے والا موجود ہوگا۔ جب ایک بھی باقی نہیں رہے گا تو قیامت آجائے گی تو قیامت اس پورے عالم کی موت ہے۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ اس عالم کی زندگی اور اس کی روح اللہ اللہ ہے جب یہ روح نکل جائے گی عالم مردہ ہوجائے گا اس کا ریزہ ریزہ بکھر جائے گا۔ آسمان زمین ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہوجائیں گے اور ساری کائنات کا شیرازہ منتشر ہوجائے گا۔ غرض عالم کی روح وہ فی الحقیقت ذکر اللہ اور یاد خداوندی ہے۔ نہ صرف پورے عالم کی بلکہ پورے عالم کے ایک ایک جز کی روح بھی یہی ہے۔

ہر چیز تسبیح خواں ہے:

حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ درخت کی ہر ہر ٹہنی بھی اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ تسبیح بند ہوجاتی ہے اس پر زردی چھا جاتی ہے وہ اس کی موت کا وقت ہوتا ہے۔ روح نکل گئی موت طاری ہو گئی۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ چلتا ہوا پانی اللہ کی تسبیح کرتا ہے۔ تسبیح بند ہوجاتی ہے جبکہ وہ ٹھہر جاتا ہے۔ تسبیح بند ہوجانے کے بعد ٹھہرا ہوا پانی سڑتا بھی ہے۔ بدبودار بھی ہوتا ہے یہ اس کی موت کا وقت ہوتا ہے تو پانی کی زندگی بھی تسبیح و تہلیل سے ہے۔

حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ امام کے لئے مکروہ تحریمی ہے کہ ایسے کپڑے پہن کر امامت کرائے کہ پسینے میں زرد ہوئے ہوں۔ پسینے کی بدبو آرہی ہو اس کو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے۔ ظاہری وجہ تو یہی ہے کہ جب بدبودار کپڑے ہوں گے اور متعفن ہوگا تو مقتدیوں کو اقتدا کرتے ہوئے بھی کراہت پیدا ہوگی کہ مقتدی صاف ستھرے امام ایسا گندا۔ طبیعت میں کراہت پیدا ہوگی، نشاط باقی نہیں رہے گا، وہ جو ایک رابطہ ہے بندہ اور خدا کے درمیان میں وہ پورا قائم نہیں رہ سکے گا، اسی لئے فقہاء لکھتے ہیں کہ امام کے لئے صاف ستھرے کپڑے پہننا ضروری ہیں۔ اتنے میلے نہ ہوں کہ ان میں سے بو آنے لگے رنگ بدل جائے۔ ظاہری وجہ تو یہی ہے کہ بدبو سے مقتدیوں کو عار پیدا ہوگی۔

حقیقی وجہ یہ ہے کہ کپڑا گندہ ہوکر اس کی تسبیح بند ہوجاتی ہے۔ ذکر اللہ منقطع ہوجاتا ہے تو ذکر اللہ سے امام کی روح میں جو نشاط پیدا ہوتا ہے وہ بھی ختم ہوجاتا ہے۔ انقباض پیدا ہوتا ہے روح میں۔

تو درحقیقت سارے عالم کی روح اور عالم کے ایک ایک جز کی روح ذکر اللہ ہے یہ قائم ہے تو عالم قائم ہے، یہ نہیں رہے گی تو عالم قائم نہیں رہے گا۔ عالم کی جزئیات ختم ہو جائیں گی تو پھر ہر چیز اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا۔

وان من شیء الا یسبح بحمدہ
ولکن لا تفقہون تسبیحہم

کوئی چیز دنیا کی ایسی نہیں ہے جو حق تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف نہ ہو۔ تم ان کی زبان نہیں سمجھتے یا آواز کو نہیں سنتے۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہاتھی چنگھاڑ رہا ہے اور درحقیقت وہ اللہ کی تسبیح میں مصروف ہے اپنی زبان میں، ہم دیکھتے ہیں کہ شیر دھاڑ رہا ہے فی الحقیقت وہ اللہ کی تسبیح کر رہا ہے۔ پرندے سیٹیاں بجاتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ چہچہا رہے ہیں، حقیقت میں وہ ذکر الٰہی میں مصروف ہیں اپنی زبان میں تو

ہر یکے را اصطلاحے دادہ ایم

ہر ایک کو اللہ نے ایک زبان دی ہے وہ اپنی زبان میں اللہ کی حمد و ثنا اور تسبیح و تہلیل میں مصروف ہے۔ ہم اس کی زبان کو نہیں سمجھتے۔ اور ہم ان کی زبان کو اگر نہیں سمجھتے تو تعجب کی بات نہیں ہے۔ ہم اپنے ہی بھائی بندوں کی سب زبانیں کب سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی پشتونی آدمی پشتو میں اللہ کو پکارنے لگے دعائیں مانگنے لگے ہم کیا کریں گے۔ بیٹھے ہوئے دیکھتے رہیں گے۔ ہمیں کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا۔ ٹھیٹھ پنجابی میں آپ بولیں تو میں کیا سمجھ لوں گا۔ کوئی انگریزی میں اللہ کو پکارے تو ہم کیا سمجھیں گے۔ فرانسیسی زبان میں پکارے تو ہم کیا سمجھیں گے تو ہزاروں زبانیں دنیا میں رائج ہیں انسانوں میں۔ ہم اپنے بھائی بندوں کی زبان نہیں جانتے تو اگر پرندوں کی زبان بھی نہ جانیں تو اس میں حیرت کی کونسی بات ہے؟ ہر ایک کی انکی ایک تسبیح ہے، باریک آواز ہے۔ اپنی زبان میں وہ اللہ کو یاد کر رہا ہے۔ آپ نہیں سمجھتے نہ سمجھیں تو فرمایا گیا

ولکن لا تفقہون تسبیحہم

تم ان کی تسبیح کو نہیں پہچانتے۔ باقی معجزے کے [illegible] سی کو تبلادے پرندوں کی بولیاں [illegible] قدرت ہے جیسے سلیمان علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا کہ

یا ایہا الناس علمنا منطق الطیر

اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولیاں تبلادی گئی ہیں۔ جب پرندے بولتے تو سلیمان علیہ السلام فرماتے یہ فلاں بات کہہ رہا ہے، یہ فلاں بات کہہ رہا ہے، وہ سمجھتے تھے ان کی بولیوں کو۔ یہ آواز کبھی آسکتی ہے ہم لوگوں کے کان میں بھی معجزانہ طریق پر جیسا کہ حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر کے کنکریاں اٹھائیں، تو کنکریوں میں سے زور زور سے آواز آرہی تھی سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ تمام صحابہؓ سن رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں دیدیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں، تسبیح جاری رہی۔ انہوں نے وہ کنکریاں دیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں، تسبیح برابر جاری رہی۔ جب اور صحابہؓ کو منتقل کیا تو تسبیح کی آواز سننا بند ہوگئی۔ تسبیح جاری رہی ہوگی مگر سنائی نہیں دی۔ اعجازی طور پر ہم سن بھی سکتے ہیں۔ پرندوں کی بولیاں تو ان کانوں سے سنتے ہیں، کنکریوں کی آواز بھی سن سکتے ہیں معجزانہ طریق سے۔ جب اللہ کا کوئی معجزہ کسی پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہو جائے سمجھیں یا نہ سمجھیں۔

اور یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے آپ ٹیلیگراف

آفس میں جائیں اور جا کے کہیں کہ بھائی یہ تار دیدو۔ کہ میں فلاں گاڑی سے پہنچ رہا ہوں۔ اس نے پتیل کی ٹلی پر ہاتھ رکھ کے کھٹ کھٹ شروع کی تو آپ کہیں گے احمق آدمی میں نے یہ کہا تھا کہ میرے آنے کی اطلاع دے دو تم نے کھٹ کھٹ شروع کر دی۔ وہ کہے گا احمق تو تو ہے اسی کھٹ کھٹ میں یہ سارا علم پہنچ رہا ہے دوسرے ملک میں۔ باقی تو اس کھٹ کی آواز سے واقف نہیں ہے۔ میں نے اس کی مشق کی ہے، اس کا فن حاصل کیا ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ ایک دفعہ کھٹ ہو گی تو الف مراد ہو گا۔ دو دفعہ ہو گی تو ب مراد ہو گی۔ تین دفعہ ہو گی تو ج مراد ہو گا۔ تو کھٹا کھٹ سن رہا ہے اور حقیقت میں یہ علم ہے جو ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہو رہا ہے۔ تو اس فن کو حاصل کرے تو تجھے بھی معلوم ہو گا، نہیں حاصل کرے گا تو نہیں پتہ چلے گا۔

تو جس طرح ہم اس کھٹا کھٹ سے علم نہیں سُن سکتے نہیں سمجھ سکتے اسی طرح جانوروں کی آوازیں کو ہم سنتے ہیں مگر تسبیح ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ ان کی زبان میں اللہ کی تسبیح ہے ذکر ہے اپنی زبان میں وہ کر رہے ہیں۔

ملائکہ علیہم السلام کو بھی مختلف تسبیحات دی گئی ہیں وہ اپنی زبان میں تسبیح کرتے ہیں۔ ممکن ہے ان کی زبانیں بھی متعدد ہوں۔ اپنی اپنی زبان میں وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ بعض روایات میں انکی تسبیحات بھی آتی ہیں۔ جیسے فرمایا گیا کہ بعض ملائکہ کی تسبیح ہے کہ سبحان من زین الرجال باللحی وزین النساء بالذوائب۔ پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو زینت دی ہے داڑھیوں سے اور عورتوں کو زینت دی ہے مینڈیوں اور چوٹیوں سے۔ یہ انکی آواز میں تسبیح ہے ان کی وہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں تو مختلف تسبیحات ملائکہ بھی کرتے ہیں جنات بھی کرتے ہیں۔ آسمان بھی تسبیح میں مصروف ہیں۔ زمین بھی تسبیح میں مصروف ہے۔ ستارے بھی تسبیح میں مصروف ہیں۔

الم تر ان اللہ یسبح لہٗ من فی السموٰت الی آخر الآیہ

قرآن کریم نے خطاب فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں جو آسمانوں میں جو ہیں وہ بھی اللہ کی تسبیح میں مصروف ہیں۔ زمین میں جو ہیں وہ بھی مصروف۔ پہاڑ بھی اور یہ تو ہے تسبیح۔

ہر چیز صرف تسبیح نہیں کرتی

بلکہ بموجب دعویٰ قرآن

"نمازی بھی ہے"

قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز نمازی بھی ہے۔ اپنے انداز سے نماز بھی ادا کر رہی ہے فقط ذکر ہی میں مصروف نہیں ہے۔ دعویٰ کیا ہے قرآن نے

کل قد علم صلوتہ وتسبیحہ

ہر چیز نے اپنی نماز کو بھی پہچان لیا ہے اور اپنی تسبیح کو بھی جان لیا ہے تو ہر ایک مخلوق نماز پڑھ رہی ہے۔ باقی اس کی نماز اسی کے انداز کی ہے جیسے اللہ نے اس کی ساخت کی ہے جیسے اس کی ہیئت بنائی ہے اسی ڈھنگ کی اس کی نماز بھی ہے۔ شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ درختوں کی نماز میں قیام ہے، رکوع اور سجدہ نہیں ہے وہ ایک پیر پر کھڑے ہوئے اللہ کے ذکر میں مصروف ہیں کہ جس قانون پر لگا دیا اس سے ایک انچ نہیں ہٹ سکتے۔ اطاعت خداوندی میں لگے ہوئے ہیں۔ چوپاؤں کی نماز میں رکوع ہے ان کی ہیئت ہی ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ ہر وقت سر کو جھکائے ہوئے رکوع میں ہیں حشرات الارض میں سانپ، بچھو، کیڑے، مکوڑے ان کی نماز سجدہ سے ہے قیام اور رکوع نہیں، ان کی ہیئت اللہ نے ایسی بنائی ہے کہ وہ ہر وقت اوندھے پڑے ہوئے ہیں سجدہ میں۔ اسی طرح پہاڑوں کی نماز میں تشہد ہے جیسے انسان زمین پر گھٹنے ٹیک کر بیٹھتے ہیں تو پہاڑ گویا گھٹنے ٹیکے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کی نماز تشہد کے ساتھ ادا ہو رہی ہے۔ تسبیح میں مصروف ہیں۔ جنت اور دوزخ کی نماز دعا مانگنا ہے جنت بھی دعا کر رہا ہے کہ اللہ مجھے بھر دے اور وعدہ خداوندی ہے کہ ہم بھر دیں گے۔ جہنم کی بھی یہی صدا ہے کہ مجھے بھر دیجئے۔ میری غذا مجھے پہنچایئے۔ قیامت کے دن دوزخ کو بھر دیا جائے گا۔ اہل جہنم جہنم میں ڈالے جائیں گے اہل جنت جنت میں ڈالے جائیں گے۔ مگر دونوں کی آواز بند نہیں ہوگی۔ جہنم کہے گا ھل من مزید اور لایئے ابھی تو میں خالی ہوں، جنت کہے گا میرے ہزاروں شہر خالی پڑے ہیں آبادکاری فرمایئے۔ آپ کا وعدہ ہے کہ بھر دیں گے تو جنت کے لئے حق تعالیٰ نے ایک مستقل مخلوق پیدا فرما دیں گے جس سے آبادکاری ہوگی جنتوں کی۔ جہنم کے لئے مستقل مخلوق نہیں بنائیں گے۔ حدیث میں ہے کہ اپنا قدم رکھ دیں گے اس پر جیسا قدم ان کی جناب کے لائق ہے۔ تو وہ کہے گا۔ قط قط۔ بس۔ بس اب مجھ میں ہمت اور تاب نہیں ہے میں بھر گیا۔ ان کی دعا قبول ہو جائے گی تو جنت اور جہنم کی نماز دعا مانگنے سے ہے۔

ملائکہ علیہم السلام کی نماز ہے صف بندی لاکھوں، کروڑوں ملائکہ صفیں باندھے ہوئے ہیں ہزار ہزار برس سے، کوئی جماعت رکوع میں ہے کوئی جماعت سجدہ میں ہے، کوئی قیام میں ہے صفیں بنی ہوئی ہیں، صف بندی ان کی نماز ہے۔

سیارے ہیں جو گھومتے ہیں ان کی نماز حرکت دوران ہے کہ جہاں سے چلے تھے پھر وہیں لوٹ آئے۔ پھر وہاں سے چلے وہیں لوٹ آئے۔ گھومنا بھی انکی نماز ہے۔

"اسلام کی نماز کی

عظمت اور جامعیت"

یہ حق تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اسلام کی نماز میں ساری کائنات کی نمازیں اللہ نے جمع کر دی ہیں۔ درختوں کا سا قیام بھی ہے چوپایوں جیسا رکوع بھی ہے حشرات الارض جیسا سجدہ بھی ہے، پہاڑوں کا سا تشہد بھی ہے۔ جنت و دوزخ کا سوال دعا بھی ہے ملائکہ جیسی صف بندی بھی ہے اور سیارات کا دوران بھی

ہے۔ اس واسطے کہ ایک رکعت پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ کم سے کم دو رکعت ہوں۔ دو ہوں، تین ہوں، چار ہوں۔ اگر نفل نماز ہے تو آٹھ ہوں پڑھی جائیں۔ غرض تنہا ایک رکعت پڑھنا اس کی ممانعت ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور ملاؤ تاکہ شفعہ بن جائے۔ تو دو یا چار رکعت کی نماز میں آپ کیا کرتے ہیں جو کام پہلی رکعت میں کیا الحمد پڑھی، سورت پڑھی، تسبیح پڑھی —— دوسری رکعت میں پھر وہیں سے شروع کر دیتے ہیں۔ وہی الحمد، وہی سورت، وہی تسبیح، وہی تحمید تو جہاں سے چلے تھے پھر وہیں آ گئے۔ تو ایک دور ہے آپ کی نماز میں تو سیارات جیسی گردش بھی ہے آپ کی نماز میں۔ تو جامع ترین نماز ہے کہ جتنی ہیئتیں ممکن ہیں عقلاً وہ سب دی گئی ہیں تاکہ بندہ عبادت اور تذلل کے ساتھ پیش ہو، کھڑا ہو تو تذلل، بیٹھے تو اپنی ذلت کا اظہار، جھکے تب ذلت کا اظہار

"عبادت کا صحیح مفہوم"

غرض عبادت نام ہے اظہار تذلل کا۔ انتہائی درجہ کی ذلت اپنی پیش کی جائے، اس لئے کہ جس ذات کے سامنے آدمی کھڑا ہوتا ہے وہ انتہائی عزت کے مقام پر ہے کہ اس کے بعد کوئی درجہ نہیں عزت کا اس کے سامنے اتنی ذلت پیش کی جائے اس کے بعد ذلت کا کوئی درجہ باقی نہ رہے تو ذلیل شخص بن کر آدمی اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا اس لئے کہ وہ عزت کے انتہائی مقام پر ہے اس کا فرض ہے کہ ذلت کے انتہائی مقام کو پیش کرے۔ کھڑے ہوتے ہیں آپ جامد و ساکت یہ ایک درجہ ہے اظہار ذلت کا۔ رکوع کیا تو گردن جھکا دی۔ یہ دوسرا درجہ ہے اظہار ذلت کا۔ اس کے بعد ناک پیشانی زمین پر ٹیک دی۔ یہ آخری درجہ ہے اظہار ذلت کا۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھائے دعائیں مانگیں اور بھیک مانگنا یہ سب سے زیادہ انتہائی درجہ ہے ذلت کا۔ تو جتنی ہیئتیں ہیں وہ سب اظہار تذلل کی ہیں۔ جتنے اذکار ہیں نماز میں یا حقیقت خداوندی کا اظہار ہے یا اپنی نیازمندی کا اظہار ہے انہی دو چیزوں پر مشتمل ہے تمام اذکار، تو ذکر بھی، افعال بھی، ہیئت بھی سب اظہار ذلت کے ہیں نماز میں۔

صرف نماز اپنی ذات میں عبادت ہے باقی عبادات نہیں:

تو اس لئے یوں کہنا چاہئے کہ حقیقی معنوں میں اگر عبادت ہے تو صرف نماز ہے۔ دوسری عبادات اور وجوہ سے عبادت بنی ہیں۔ اپنی ذات سے عبادت نہیں ہے۔ نماز اپنی ذات سے عبادت ہے۔

دیگر عبادات کا تجزیہ:

روزہ:۔ اس کا معنی یہ ہیں کہ کھانے پینے سے آدمی مستغنی ہو جائے تو کھانے سے پینے سے، بیوی سے غنی ہونا یہ تو اللہ کی صفت ہے اس میں ذلت تھوڑا ہی ہے۔ یہ تو مشابہت ہے حق تعالیٰ کے ساتھ کہ کھانے سے بھی بری، پینے سے بھی بری، بیوی سے بھی بری۔ تو یہ اظہار ذلت تھوڑا ہی ہے یہ تو اظہار عزت ہے یہ عبادت تعمیل حکم کی وجہ سے ہے۔ حکم دیا تعمیل کر دو تو بن گئی عبادت۔

زکوٰۃ:۔ اپنی ذات سے عبادت نہیں ہے اس کے معنی عطا کرنے کے ہیں کہ فقیر کو دو۔ تو عطا کرنا تو اللہ کی شان ہے۔ یہ تشبیہ ہے حق تعالیٰ کے ساتھ۔ اس میں ذلت تھوڑا ہی ہے یہ تو عین عزت ہے۔ زکوٰۃ عبادت بنی اس لئے کہ حکم ہے زکوٰۃ دو، تو تعمیل ارشاد نے اس میں پیدا کر دیئے معنی عبادت۔

اسی طرح سچ بولنے کو عبادت کہتے ہیں اور وہ عبادت ہے لیکن سچ بولنا اپنی ذات سے عبادت نہیں یہ تو اللہ کی صفت ہے۔

ومن اصدق من اللہ قیلا

اللہ سے زیادہ کس کا قول سچا

ومن اصدق من اللہ حدیثا

اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی

تو سچ کہنا اور سچ کہنا حق تعالیٰ کی شان ہے بندہ اگر سچ بولے گا تو مشابہت پیدا کرے گا کمالات خداوندی کے ساتھ۔ اس میں ذلت تھوڑا ہے۔ یہ تو عین عزت ہے پھر بھی وہ عبادت ہے کہ تعمیل حکم کی جاتی ہے اللہ کہتا ہے سچ بولو۔ تعمیل کے لئے گردن جھکا دی کہ سچ بولوں گا۔ سچ کو عبادت بنا دیا تعمیل حکم نے اپنی ذات سے عبادت نہیں تھی ورنہ اللہ کی صفت نہ ہوتی۔

صرف نماز پوری کائنات پر فرض ہے، خواہ انسان ہو یا غیر انسان:

لیکن نماز کی ہر ہیئت اظہار ذلت کے لئے ہے۔ ہر ذکر بھی اپنی ذلت کے اظہار پر مشتمل ہے۔ اس واسطے نماز اپنی ذات سے عبادت ہے محض تعمیل حکم سے عبادت نہیں۔ اس کے اندر خاصیت ہی اظہار تذلل کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ساری کائنات پر فرض کی گئی ہے۔ زکوٰۃ، حج اور سچ بولنا فرض نہیں کیا گیا۔ فرمایا گیا

کل قد علم صلوتہ وتسبیحہ۔ ہر چیز نے اپنی نماز کو پہچان لیا۔ یہ نہیں فرمایا:

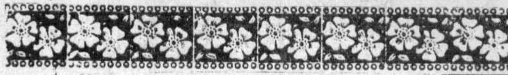
کل قد علم حجہ، کل قد علم زکوٰتہ

تو نماز کائنات کی ہر چیز پر فرض کی گئی ہے انسان، جن، فرشتہ، درخت، پہاڑ اور پتھر سب کے لئے عبادت اور نماز لازمی قرار دی گئی ہے تو اصل معنی کے لحاظ سے نماز ہی عبادت ہے۔ بقیہ عبادتیں تعمیل حکم کی وجہ سے عبادتیں بنی ہیں۔

بندے کا حقیقی رابطہ اللہ سے بغیر نماز قائم نہیں ہو سکتا:

یہی وجہ ہے کہ بندہ کا حقیقی رابطہ اللہ سے بغیر نماز کے قائم نہیں ہو سکتا۔ آپ زکوٰۃ دیں گے تعلق مع الخلق درست ہو جائے گا۔ غریب کی خبرگیری ہوگی۔ وہ آپ کا ممنون ہوگا۔

باقی آئندہ



عبدالصمد صارم الازہری

روحانیات و مادیات میں ربط ہے

ہم نے اس مقالہ میں روحانیات سے وہ چیزیں مراد لی ہیں جو حواسِ خمسہ ظاہرہ سے محسوس نہیں ہوتیں۔ کہیں نجوم اور ان کے انوار اور کہیں مشہور معنے مُراد لئے ہیں۔ قارئین کرام سیاق و سباق سے خود پہچان جائیں گے۔

ہمارا یہ مادی عالم کوئی مستقل وجود نہیں رکھتا یعنی یہ ایک آزاد وجود کا مالک نہیں ہے بلکہ عالم ارواح کا محکوم اور تابع ہے۔ پہلے عالم بالا میں کوئی تغیر ہوتا ہے پھر اس کے تحت اس عالم میں انقلاب رونما ہوتا ہے۔ مثلاً جب کبھی کسی ملک میں طوفان آتا ہے تو پہلے عالم بالا میں ایک ہیجان برپا ہوتا ہے اس کے نتیجے میں ہمارے سمندروں میں تلاطم برپا ہوتا ہے یا عالم بالا کے ہیجان سے زیادہ بارشیں ہوتی ہیں اور ان کی وجہ سے پہاڑوں کا پانی دریاؤں میں شامل ہو کر کسی شہر یا کسی ملک کے خاص حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔

یہی حال موسموں کے تغیر کا ہے کہ پہلے عالم بالا میں ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جن سے ہوائیں آندھیاں اور بارشیں آتی ہیں اور وہ در و دیوار اور آس پاس کے علاقے کو اور اس کی ہوا کو ٹھنڈا کر دیتی ہیں ستاروں کی چال سے گرمی اور سردی وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ یہی ستارے اور ان کے انوار ہماری زمین اور ہمارے سمندروں وغیرہ پر اثر ڈال کر ایک ہیجان یا سکون پیدا کر دیتے ہیں اور انہی کے اثرات سے پہاڑوں کے اندرونی مادے پھٹ کر زلزلہ وغیرہ کا سبب بن جاتے ہیں۔ انہی کے اثرات سے کسی خطۂ ارضی کی فضا ماؤف ہو کر وبائیں پیدا کر دیتی ہے، اور یہی خشک سالی یا خوشحالی کا سبب بنتے ہیں۔

یہاں تک تو بات واضح ہے کیونکہ ستاروں کے اثرات سے کون انکار کر سکتا ہے، چاند کو سمندروں کے طوفان سے خاص ربط ہے، سورج کو ہماری کھیتی وغیرہ کے پکانے میں دخل ہے، حتیٰ کہ بعض پھولوں اور پودوں کو سورج اور چاند سے خاص مناسبت ہے اور وہ ان کے حکم پر چلتے ہیں اور یہی کائنات میں رنگینی بھرتے ہیں، مگر سوال یہ ہے کہ یہ قریبی ستارے جو ہمیں دن رات روشنی وغیرہ سے آشنا کرتے ہیں' یہ بھی کسی کے محکوم ہیں یا نہیں؟ یقیناً یہ بھی اپنے سے اوپر والے عالم کے محکوم ہیں اور اس سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ ان میں تغیر و تبدل اوپر کی روشنیوں سے ہوتا ہے، علیٰ ہذا القیاس اوپر والوں میں ان کے اوپر والوں سے، لہٰذا مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ سارا عالم' انوار کے زیرِ اثر ہے، اور انوار، ارواح کے' خواہ انہیں فرشتوں سے تعبیر کرو یا روح سے یا دیوتاؤں سے۔ ان میں سے ہر ایک کی ایک ڈیوٹی ہے جس سے وہ سرتابی نہیں کر سکتا اور اپنے دائرہ عمل سے باہر قدم نہیں مار سکتا، کوئی رحمت کا فرشتہ ہے تو کوئی غضب کا، اور ہر ایک کا ایک خاص دور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سارے کارخانے کی بنیاد نور پر رکھی ہے کیونکہ یہ بہت تیز رفتار و پُر تاثیر ہے اور ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔

پھر بہت سی روحیں یا فرشتے ایک بڑے کے تابع ہیں جیسے آفتاب کی اپنے سے چھوٹے ستاروں پر حکومت ہے۔ یہ سلسلہ چلتے چلتے ایک ذات واحد احکم الحاکمین پر ختم ہو جاتا ہے جس نے انہیں نور بخشا، طاقت دی اور حکم ماننے پر مجبور کیا۔

کوئی طاقت حکم دیتی ہے کہ اہل عالم کو لڑا دو لہٰذا جنگ کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں، اسی طرح کوئی طاقت حکم دیتی ہے کہ فلاں ملک میں قحط ڈال دو لہٰذا قحط کے اسباب پیدا کر دیئے جاتے ہیں کوئی خفیہ طاقت' جسے ہم نہیں جانتے، حکم دیتی ہے کہ فلاں ملک کی فضا خراب کر دو لہٰذا وہاں کیڑے مکوڑے اور جراثیم پیدا ہو کر وبا پھیلا دیتے ہیں اور ہوا کو خراب کر کے باعث فنا بن جاتے ہیں۔

جو کچھ بھی عالم شہود میں ہے یہ نقل ہے۔ ہن کی اصل کاپی عالم بالا میں ہے۔ عاملان قضا و قدر پہلے عالم مثال میں اس پر عمل کرتے ہیں پھر اسے دیکھ کر دوسرے فرشتے یا روحیں اس عالم میں اس کے مطابق اس شے پر عمل کرتے ہیں

کوئی شخص کسی خاص مقام یا وقت پر یونہی نہیں مرجاتا۔ فرشتے نوشتۂ تقدیر پر اجرائے عمل کرتے ہیں اور ہر شخص کا پورا ریکارڈ محفوظ رکھتے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور جس کے

مطابق مرنے کے بعد عالم مثال والی کاپی پر عذاب یا ثواب ہوگا۔

یہاں تک تو بات کچھ زیادہ باریک نہیں ہے اب ہم ذرا ایک قدم اور آگے بڑھتے ہیں۔ مدح و ذم۔ الفاظ و حروف، نالہ و شیون، ہنسی اور قہقہہ، دعائیں اور بد دعائیں وغیرہ بھی ہمارے مادی عالم پر اثر انداز ہیں۔ مدح و ذم اور نالہ و ضحک کی تاثیر تو واضح ہے، دعائیں بھی اثر رکھتی ہیں اور یہ روحانی چیزیں ہماری مادی دنیا کو بدل کر رکھ دیتی ہیں تعویذ اور جادو بھی اثر رکھتے ہیں۔ افسوس ہے موجودہ دور والے ادھر توجہ نہیں دیتے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی کی دعا سے کوئی مریض صحت یاب ہو جائے اور کسی مظلوم کی آہ سے کوئی برباد ہو جائے تعویذوں کے اثر کو ماننا پڑتا ہے۔ ایک دور مجھ پر ایسا گذرا ہے کہ میں تعویذ و عملیات کے نام سے بھی جلتا تھا۔ پھر میں نے نہایت بد اعتقادی سے انہیں آزمایا تو با اثر پایا۔ وہاں ہمارے یقین و ایمان کو دخل نہ تھا کیونکہ سرے سے ان کا وجود ہی نہیں تھا ایک بے عقیدہ شخص پر بھی ان کا اثر ہو سکتا ہے اور عامل کے اعتقاد کا حال میں ابھی آپ کو بتا چکا ہوں، تو یہ کہنا کہ ان کا دار و مدار محض اعتقاد پر ہے غلط ہے اگرچہ قوتِ ایمانیہ کو دخل ضرور ہے۔

میرا ایک دہریہ دوست کہنے لگا یہ تعویذ وغیرہ کیا بلا ہیں؟ میں نے کہا اگر حقیقت تک رسائی چاہتے ہو تو ابھی آزمالو۔ کسی بھڑ یا بچھو سے کٹوا کر دیکھ لو ہم صرف تین گھونٹ پانی پئیں گے اور آپ کے جسم سے زہر کا اثر دور ہو جائے گا، اتنی تیزی سے کوئی بھی دوا اتنا تیز اثر نہ دکھا سکے گی بات وہی ہے جو میں نے پہلے ذکر کی کہ چیز جس قدر لطیف ہوتی ہے پُر تاثیر اور دور تک اثر دکھانے والی ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک بادشاہ کو دردِ سر کے لئے صرف بسم اللہ لکھ کر بھیجی تھی اور ان کی چٹھی سے دریائے نیل پایاب ہو گیا تھا۔ اس قسم کے بے شمار تاریخی و عینی شواہد ہیں تو لوگ کیسے راہِ انکار اختیار کرتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا سے مردے زندہ ہوئے، بیمار شفایاب ہوئے اور مظلوموں کی بد دعاؤں سے گھر کے گھر تباہ و برباد ہوئے ہیں۔ سچے اور پاکیزہ دل سے نکلی ہوئی دعا اور مظلوم کی آہ فضا میں ایک تھرتھراہٹ پیدا کر دیتی ہے اور یہ تھرتھراہٹ، نور، روح یا فرشتے کی وساطت سے عالم بالا کے انوار و ارواح یا ملائک کو متاثر کرتی ہے اور پھر نیچے سے اوپر تک عمل یا ردِ عمل شروع ہو جاتا ہے اور ہوتے ہوتے ہماری مادی دنیا پر اثر انداز ہو جاتا ہے ہماری روح پر اور پھر ہمارے مادی جسم پر اثر پڑ کر ہم بیمار یا شفایاب ہو جاتے ہیں۔

جس طرح ہمایوں اور بابر کی موت کا قصہ ہے بعینہٖ ایسا ہی واقعہ ان آنکھوں نے دیکھا ہے۔ میرا ایک پڑوسی درزی معمولی آدمی تھا۔ اس کے کبھی اولاد نہ ہوتی تھی۔ بڑے دنوں بعد اللہ نے لڑکا دیا۔ وہ جوان ہوا تو ایسا بیمار پڑا کہ حکیموں ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ لڑکے کا دم نکلنے لگا تو وہ سیدھا مسجد پہنچا اور سجدے میں گڑگڑا کر دعا کرنے لگا۔ یا اللہ! اچھن کی موت مجھے دے دے۔ پھر کیا تھا لڑکا روبصحت ہوتا چلا گیا اور وہ خود بیمار رہتا چلا گیا حتیٰ کہ مر گیا۔ وہ لڑکا اب تک زندہ ہے آپ نے دیکھا الفاظ نے کیا اثر کیا۔ ایک جسم کی مادیت کو متاثر کیا اس کے روگ کو دور کیا اور بیماری کو دوسرے جسم میں منتقل کر دیا۔ حضرت عیسیٰ نے ایک گاؤں کی وبا کو خنزیروں میں منتقل کر دیا تھا اور وہ مر گئے تھے۔

ہمارے قصبے کے رئیس اعظم کا ایک ہی لڑکا تھا اس کے پیٹ میں درد ہوا کرتا تھا۔ بڑھتے بڑھتے دم نزع آن پہنچا۔ اتفاقاً ان کے پیر کے صاحبزادے تشریف لائے ہوئے تھے وہ روتے ہوئے ان کے پاس گئے کہ گھر کا چراغ گل ہو رہا ہے کسی طرح بچا لیجئے۔ صاحبزادے صاحب گئے اور مریض کے سرہانے بیٹھ کر مراقب ہو گئے درد دور ہو گیا مریض شفایاب ہو گیا اور اسی وقت سے صاحبزادے صاحب کے شکم میں درد رہنے لگا حتیٰ کہ وہ وفات پا گئے۔ یہ اتفاقی باتیں نہیں ہیں قابلِ غور و تحقیق ہیں، یقیناً امراض کو سلب بھی کیا جا سکتا ہے

روحانی دنیا عجیب و غریب ہے جس سے ہماری موجودہ دنیا اس لئے بے بہرہ ہے کہ وہ اس پر اعتقاد ہی نہیں رکھتی، روح مادے کو متغیر کر سکتی ہے اور مادیات روح پر اثر کرتے ہیں۔ یعنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کی بد دعا سے کسی تندرست جسم میں مادۂ مرض پیدا ہو اور وہ حکیم یا ڈاکٹر کی دوا سے دور ہو گیا ہو کیونکہ یہ مادی طاقت اس روحانی طاقت سے بڑھی ہوئی تھی یا کسی وجہ سے روحانی طاقت مغلوب ہو گئی دواؤں کے مزاج مرکب سے روح پیدا ہوتی ہے جسے آپ تاثیر یا اثر جو چاہے کہہ لیں۔ یہ دواؤں سے پیدا شدہ روح اس روحانی طاقت کے اثر کو زائل کر دیتی ہے جو باعثِ مرض بنا۔ معلوم ہوا کہ روحانیات، مادیات پر اور مادیات روحانیات پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو مغلوب کر سکتے ہیں۔

مادہ بغیر روح کے کچھ بھی عمل نہیں کر سکتا۔ یہ روح ہی ہے جو اسے قابلِ عمل بناتی ہے مگر ارواح کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ روح ہے جسے اطباء نے بہت تسلیم کیا ہے یعنی روح حیوانی۔ اور ایک قلب وہ ہے جسے سب دیکھتے اور جانتے ہیں، مگر ایک قلب اور بھی ہے جس کا ہر شخص قائل نہیں کیونکہ اسے ہر شخص نہیں دیکھ سکتا اور انسان ان دیکھی چیزوں پر کم ہی ایمان لاتا ہے۔ اسی طرح روحِ حیوانی کے علاوہ ایک اور روح بھی ہے جو روحِ حیوانی سے زیادہ طاقتور ہے اور جس کا دائرہ عمل لامحدود ہے۔ ایک روح انسانی ہے اور ایک روحِ حیوانی، ایک روح شجری بھی ہے جس کا قائل اس دور کا انسان بڑی مشکل سے ہوا ہے مگر ان کے علاوہ ایک روحِ حجری و جمادی بھی ہے اور ایک روح کوکبی بھی ہے اور بھی بہت سی قسم کی روحیں ہیں جن کا بیان باعثِ تشویشِ خاطرِ قارئین ہو جانے کا اور لوگ کہیں گے کیسی بے دلیل باتیں کرنے لگا ہے۔

بہرحال جب روح اور مادے میں ربط پیدا ہو جاتا ہے تو نئے نئے گل کھلتے ہیں۔ اور جب یہ ربط ٹوٹ جاتا ہے تو پھر بھی نئے گل کھلتے ہیں۔ پہلی صورت کا ہم رات دن مشاہدہ کرتے ہیں دوسری کا نہیں کیونکہ قدرت نے ہمیں بہت تھوڑا علم دیا ہے اور بقدر ضرورت عطا کیا ہے

باقی باتوں سے غافل رکھا ہے جیسے حیوان کو بقدر بقائے حیات و نسل علم دیا ہے آگے اسے کچھ معلوم نہیں کہ اس کی ماں کون تھی اور باپ کون، بھائی کیا ہوتا ہے اور بہن کیا ہوتی ہے۔ گدھے کو پتہ نہیں کہ وہ ادھر سے ادھر جو بوجھ اٹھا کر لے جاتا ہے، وہ کس مصرف میں کام آتا ہے، کس بھاؤ بکتا ہے اور کون اسے کہاں سے کہاں لے جاتا ہے کیونکہ وہ اس بات کے جاننے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ اس کے لئے دوسری مخلوق ہے جو اس کی قدر و قیمت کو جانتی ہے۔ روح و روحانیت کے سمجھنے کے لئے بھی ہر شخص پیدا نہیں کیا گیا ورنہ رونقِ عالم ختم ہو جائے لہٰذا جن لوگوں کو اس سے حصہ ملا ہے یا انہوں نے اس راہ میں جد و جہد کی ہے ہمیں ان کی بات ماننی چاہیئے۔ ہمیں صرف اتنا علم دیا گیا ہے کہ اغلاط کے سبب سے بخار چڑھ جاتا ہے اور اگر وہ زائل نہ ہو تو آدمی بالآخر ایک دن مر جاتا ہے۔ علم و تجربہ نے جہاں ہمیں بیماری کے اسباب بتا دیئے ہیں وہاں دوائیں بھی بتا دی ہیں یعنی ہم اپنے مرض و وفات کو مادی حد تک جانتے ہیں اس سے آگے کچھ نہیں جانتے کہ فساد پیدا ہونے کا اصل محرک کیا ہے اور مادی فساد کی جڑیں کہاں ہیں اور وفات کا تعلق کن گہرے اور باریک اثرات سے ہے۔

ہمیں صرف یہ معلوم ہے کہ زلزلہ کیوں آتا ہے، طوفان کیسے برپا ہوتے ہیں، وبا کیسے پھیلتی ہے ظاہری و مادی حد تک ہم نے ان باتوں کو جان لیا ہے مگر چونکہ ہم مادیات و روحانیات کے ربط سے آشنا نہیں ہیں لہٰذا آگے کچھ نہیں جانتے۔

میں آپ کو ایک بہت موٹی سی مثال دیتا ہوں۔ ایک شہر یا ایک ملک کے باشندے کھانے کی چیزوں میں ایسی ملاوٹ کرتے ہیں جو بیماری کا سبب بن جاتی ہے لہٰذا بستی بستی بیماری پھیل جاتی ہے۔ اس بیماری کے پھیل جانے پر حکومت پریشان ہو کر اسباب کی تلاش کرتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ فلاں چیز کی ملاوٹ سے ایسا ہوا۔ یہ جان کر حکومت مطمئن ہو جاتی ہے اور عوام بھی، مگر باریک نظر سے دیکھا جائے تو یہاں ہمیں یہ تباہی روحانیت کے زیرِ اثر معلوم ہوگی۔ اس ملک میں صرف کھانوں کی چیزوں میں ملاوٹ کرنے والے ہی نہیں ہیں، دوسری چیزوں میں ملاوٹ کرنے والے بھی ہیں، کم تولنے والے بھی، خرید و فروخت میں دھوکا کرنے والے بھی۔ رشوت خور، بد دیانت اور خائن بھی۔ ایسے بیمار ماحول میں کچھ ایسے بیماروں کا بھی اضافہ ہو گیا جو کھانے کی چیزوں میں ملاوٹ کرنے لگے اور قدرت کی طرف سے یہ روحانی بیماری، مادی بیماری کا سبب بن گئی خواہ آپ اسے عذاب سے تعبیر کر لیں یا کسی اور معنی کے ساتھ تعبیر کر لیں۔ اس عام بیماری میں بے گناہ بھی مارے جاتے ہیں کیونکہ قدرت کے قوانین اور سزائیں عمومی سی ہوتی ہیں اور بے گناہ پکڑے جانے والے بھی گو ہماری نظر میں بے گناہ ہوتے ہیں مگر خدا کی نگاہوں میں وہ بھی مجرم ہوتے ہیں، یا ان بے گناہوں کو دوسرے عالم میں اجر و ثواب عطا ہو جاتا ہے۔ قدرت طوفان بھیجتی ہے تو ایسا نہیں کرتی کہ کسی نیک آدمی کے گھر سے پانی کا رخ موڑ دے اور اس کے چاروں طرف کے گھر گرا دے۔ اگر حلال کمائی والے کا طوفان میں نقصان ہوا ہے تو خدا کے ہاں اس کے لئے اجر تیار ہوتا ہے۔ بہرحال یہ قدرت کے کارن ہیں، ہمیں اعتراض کا کیا حق ہے۔

کوئی مصیبت کسی قوم پر جغرافیائی یا سیاسی حدود کی وجہ سے نہیں پڑتی گو بظاہر تو یہی اسباب ہوتے ہیں مگر حکم اوپر سے چلتا ہے جس سے ہم واقف نہیں ہیں۔

ایک اور مثال ملاحظہ ہو جب بھی کوئی جنگِ عظیم چھڑی اور اہلِ ارض ایک دوسرے سے ٹکرائے اور طرح طرح کی مصیبتوں، بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہوئے کیا صرف اس لئے کہ دنیا میں کوئی سکندر، نپولین، چنگیز یا ہٹلر پیدا ہو گیا تھا۔ بظاہر تو ایسا ہی ہے مگر دراصل ایسا روحانی اسباب کے تحت ہوا۔ ایک پڑوسی نے دوسرے پڑوسی کا حق غصب کیا، ایک زبردست نے دوسرے زبردست پر ظلم ڈھایا۔ ایک قوم نے دوسری قوم کو بے جا دبایا جھوٹے پروپیگنڈے کئے اور ہر گھر کو اخباروں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جھوٹ سے بھر دیا۔ افترا پردازیاں کیں — دست درازیاں کیں۔ ایک نے ایک کے حقوق غصب کئے۔ دوسروں کی زمین کو اپنی زمین بنایا دوسروں کے مال کو اپنا مال بنایا۔ بالآخر ان جھوٹے مذہبی سیاسی پارٹی باز رہنماؤں کے گناہوں نے رنگ دکھایا۔ فضائے عالم مکدر ہوئی۔ عدل و انصاف اٹھا تو شر پھوٹ پڑا۔ دیکھیے روحانی فساد نے کس طرح مادی فساد کی شکل اختیار کی کہ بے گناہ بھی پس گئے

اس مثال کو لے کر ہم آگے قدم بڑھاتے ہیں ہمارے روحانی فساد نے ہماری فضا کو خراب کیا اور اس نے اس سے اوپر والی فضا کو، اوپر والی فضا بڑی نازک ہے ذرا سی بات کا اثر لیتی ہے۔ یہ اثرات ستاروں تک پہنچے اور ستاروں کی چالیں بدلیں یا کوئی نیا انقلاب آیا، یا کسی نے کوئی حکم صادر کیا اور پھر اسباب پیدا ہوتے چلے گئے کیونکہ عالمِ اسباب میں کوئی چیز بغیر سبب کے نہیں ہوتی الا ماشاء اللہ۔

آسمان سے بلاؤں کا نزول ہوتا ہے اور بعض جانور انہیں دیکھ بھی لیتے ہیں اور امراض و آلام کی بھی شکلیں ہوتی ہیں۔ ایک مرض یا ایک بلا کسی کے دل و دماغ میں گھس کر انقلاب برپا کر کے اسے بیمار کر دیتی ہے۔ یہ باتیں بے دلیل نہیں ہیں کیونکہ ہزاروں مستند مقدس انسانوں نے انہیں دیکھا ہے اور ان کے بارے میں خبر دی ہے بعض عملیات و تعویذات میں امراض و مصائب کو مخاطب کر کے دفع ہو جانے کا حکم دیا جاتا ہے اور وہ ان کے اثر سے دفع بھی ہو جاتے ہیں۔ دیکھئے روحانیت مادیت پر کیسا اثر کرتی ہے اور کتنی جلدی کرتی ہے کہ مزاجِ جسم کو لوٹ پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ہم سانپ کے کاٹے کا ایسا علم جانتے ہیں اور کاٹا اچھا ہو جاتا ہے اور سانپ مر جاتا ہے۔ تو ایسا کیوں ہے؟ پھر یہ عملیات سورج گرہن یا چاند گرہن کے وقت ہی سکھائے جاتے ہیں تو ایسا کیوں ہے —؟ ضرور روحانیت و مادیت میں کوئی ربط ہے۔ حمل پر گرہن کا اثر مسلم ہے۔ سورج کی شعاعیں ان گنت جراثیم کو جنم دیتی ہیں اور ان گنت

کو مار دیتی ہیں۔ یہی حال چاند کی روشنی کا ہے

سحر و ساحری و نجوم حق ہیں مگر باطل ہیں۔ باطل کا [illegible] مطلب ہرگز نہیں ہے کہ بے اثر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ حرام ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا اثر ہوا تھا اور معوذتین اسی لئے نازل کی گئی تھیں۔ زہر کا آپ پر تمام عمر اثر رہا مگر زہر کھانا حرام ہے۔ اثر کے اعتبار سے زہر حق ہے مگر حرام ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔ لہذا یہ ایک ایسا حق ہے جو از روئے اسلام باطل ہے۔ یہی حال سحر و ساحری و نجوم کا ہے۔ سحر و ساحری میں مادیت سے کام نہیں لیا جاتا۔ الفاظ سے کام لیا جاتا ہے۔ ارواح سے کام لیا جاتا ہے۔ دعوت نجوم کی جاتی ہے، بارش برسائی جاتی ہے طوفان دفع کئے جاتے ہیں۔ دو دلوں میں تفریق ڈالی جاتی ہے۔ تندرست جسم کو بیمار اور بیمار کو تندرست کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب کچھ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ روحانیات پر تاثیر، زود اثر اور دور دور تک عمل کرنے والی ہیں اور مادی دنیا میں ہلچل مچا دیتی ہیں۔ اہل مشرق نے اس قسم کے علوم میں بڑی ترقی کی تھی۔ اسلام نے مصلحتاً انہیں حرام کر دیا۔ میں تو کہا کرتا ہوں نہ معلوم یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ اہل یورپ نے اس دور میں ہلاکت کے بہت سے خفیہ ہتھیار ایجاد کر لئے ہیں۔ اہل مشرق کو چاہیئے کہ ساحری و نجوم کا احیاء کریں تاکہ باطل کو باطل سے دفع کیا جا سکے۔ ضرورتیں محظورات کو جائز بنا دیتی ہیں۔

ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جنات سے عجیب و غریب کام لیا کرتے تھے اور میں نے خود بھی ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو جنات اور ارواح سے کام لیتے تھے۔ وہ لوگ بڑے مقدس تھے۔ دھوکہ باز نہ تھے اور نہ میری بصیرت و بصارت نے اس معاملہ میں دھوکہ کھایا۔ ادھر ہم رات دن دیکھتے ہیں کہ لوگ اپنی بداعمالیوں سے کس طرح ذلیل و خوار، بیمار اور برباد ہوتے ہیں۔ کس طرح ان کا مال نذر آتش و مقدمہ بازی و امراض ہوتا ہے اور کیسے ان کی اپنی اولاد کے مصائب سے انہیں تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ یہ باتیں اس امر پر دلیل ہیں کہ کچھ خفیہ طاقتیں ایسی ہیں جو ہمارے خلاف یا موافق کام کرتی رہتی ہیں، خواہ وہ جنات ہوں یا شیاطین، ارواح ہوں یا ملائکہ، باریک ترین [illegible] مختلف قسم کی روشنیاں یا یہ سب [illegible]ل کر ہمارے عالم کو گرفت میں لئے ہوئے ہیں بہرصورت ہمارا عالم [illegible] ہے اور روحانیت و مادیات میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

دست غیب کے عملیات برحق ہیں۔ میں نے خود ایک صاحب کو دیکھا ہے کہ ان کا بٹوا بالکل خالی ہوتا تھا اگر جب بھی ضرورت ہوتی تو سو کا نوٹ ہی نکلتا تھا۔ خود میں نے دست غیب کا عمل کیا اور صحیح پایا۔ سکے اور نوٹ کون لایا، کیسے لایا، کہاں سے لایا اور اس طرح کیسے لایا کہ کسی نے اس مادی چیز کو لاتے بھی نہ دیکھا؟ میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ وہ بے موسم پھل منگا دیا کرتے تھے۔ حضرت زکریاؑ نے حضرت مریمؑ کے کمرے میں بے موسم پھل دیکھے تو فرزند کی تمنا کی اور وقت گزر جانے کے بعد ان کے ہاں حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے۔ عیسیٰؑ بن باپ پیدا ہوئے۔ ان کے علاوہ سینکڑوں کرامات و خوارق عادات ہم نے خود دیکھے تو معلوم ہوا کہ روحوں سے کام لیا جا سکتا ہے اور عالم ارواح، مادیات میں ہر قسم کا تصرف با آسانی کر سکتا ہے۔

مینڈھو شاہ پر میں ایک مستقل مضمون لکھ چکا ہوں، یہ معجزۂ قدرت ہزاروں انسانوں نے دیکھا ہے۔ وہ آنے والی باتیں کیسے بتا دیتے تھے۔ آخر کہیں کچھ لکھا ہوتا ہوگا اور روحیں خبریں لاتی لے جاتی ہوں گی۔ تب ہی تو بندگان خدا کو پہلے سے علم ہو جاتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ ایک طے شدہ نظام ہے جس کے تحت یہ عالم چلتا ہے۔

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا قصہ تو مشہور ہے ہی، میں نے بارہا اپنے ایک صوفی دوست کو دیکھا کہ وہ ایک چھوٹی سی دیگچی میں سالن پکاتے تھے اور بازار سے کچھ روٹیاں منگوا کر دونوں چیزوں کو ایک اندھیری کوٹھڑی میں رکھ دیتے تھے۔ خادموں کو یہ حکم تھا کہ روٹیوں کو گنے نہیں اور سالن کھول کر نہ دیکھیں پھر جتنے بھی آدمی آتے سب خوب پیٹ بھر بھر کر کھاتے اور روٹی سالن پھر بھی بچ رہتا تھا۔

بات طویل ہو جائے گی اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں اگر ہماری موجودہ مادی دنیا انصاف کی نظر سے دیکھے تو ان واقعات کا انکار نہ کر سکے گی۔ اس تمام بیان سے ہر ایک منصف مزاج انسان پر واضح ہو گیا ہو گا کہ روحانیت کا وجود ہے اور روحانیات و مادیات میں ایک ربط ہے روحانیات مادیات پر اثر کرتی ہیں اور مادیات روحانیات پر۔

میں نے یہ ادنیٰ سی کوشش اس لئے کی ہے کہ میرے ایک ذی علم دوست کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص روحانیات و مادیات میں ربط ثابت کر دے گا تو نظریۂ اضافت میں کچھ اور اضافہ و تغیرات رونما ہوں گے۔ میں اس نظریہ سے کماحقہ واقف نہیں ہوں، نہ یہ جانتا ہوں کہ میری بات کا اس پر کوئی اثر پڑے گا، بہرحال یہ تو ایک حقیقت حقہ ہے جسے ہم نے ثابت کیا ہے اور جسے ہم رات دن دیکھتے ہیں، جس طرح اور مادی چیزوں کو دیکھتے ہیں، گو دوسروں کو اس طرح نہیں دکھا سکتے جیسے خود دیکھتے ہیں مگر سمجھا تو سکتے ہیں۔ تاہم کچھ باتیں ایسی بھی ہیں کہ نطاق بیان ان کا تحمل ہی نہیں کر سکتا، یا ایسے اسرار الٰہی ہیں جن کا افشاء روا نہیں۔

آئندہ تعلیمی مشوروں میں درس نظامی کے ماہرین کو بھی شریک کیا جائیگا

وفاقی مشیر تعلیم الحاج محمد علی ہوتی کی مولانا زاہد الراشدی کو یقین دہانی

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم اور پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی نے گذشتہ روز اسلام آباد میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے مشیر برائے سیاسی امور حاجی مولا بخش سومرو اور مشیر برائے تعلیم الحاج محمد علی ہوتی سے ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اور شیخ انتر حسین ایڈوکیٹ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

آپ نے مشیر تعلیم کو توجہ دلائی کہ تعلیمی امور کے سلسلہ میں قومی سطح پر صلاح و مشورہ میں درس نظامی کے ماہرین کو ہمیشہ نظر انداز کیا جاتا رہا ہے حتی کہ گذشتہ سال قومی تعلیمی کانفرنس اور تعلیمی کونسل میں بھی انہیں شریک نہیں کیا گیا۔

جناب ہوتی نے یقین دلایا کہ آئندہ تعلیمی مشوروں میں درس نظامی کے ماہرین کو بھی ضرور شریک کیا جائے گا۔

آپ نے جناب ہوتی کو وفاقی مشاورتی کونسل کے اس فیصلہ کے مضمرات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ آئندہ دینیات کے علیحدہ علیحدہ نصاب کی بجائے مشترکہ نصاب رائج کیا جائے گا۔ آپ نے کہا اصولی طور پر یہ فیصلہ درست ہے لیکن اسے عملی شکل دینے سے پہلے تمام مکاتب فکر کے جید اور نمائندہ علماء کو اعتماد میں لینا ضروری ہے تاکہ مزید کوئی الجھن پیدا نہ ہو جائے۔

تحصیل لودھراں:

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودھراں کا ایک غیر رسمی اجلاس مدرسہ عربیہ محمدیہ دنیاپور میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد اللہ بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودھراں منعقد ہوا جس میں کہروڑ پکا سے محمد شریف نعمانی اور حاجی عبد الرحیم صاحب برآر اور میاں اللہ دتہ صاحب خلیق اور شیخ۔۔۔ رفیق احمد صاحب اور صوفی خیر دین ظفر زیوری نے شرکت کی اور لودھراں سے حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب اور دنیاپور سے جناب مولانا رحیم بخش صاحب اور چوہدری محمد عنایت صاحب وغیرہ اور علیہ الائیں سے حضرت مولانا اللہ بخش صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند اور صوفی محمد شفیع صاحب نے شرکت کی۔ اجلاس کے مہمان خصوصی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری جناب قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈوکیٹ تھے۔

قاری صاحب نے کارکنوں سے خطاب فرمایا اور کارکنوں پر زور دیا کہ وہ باہمی اتحاد و اتفاق سے جماعتی کام کو آگے بڑھائیں اور علاقے کے دکھی عوام کی خدمت کو اپنا فریضہ بنائیں اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔

ٹی۔ وی سے ناچ گانوں کو بند کیا جائے:

کراچی: جمعیۃ علماء اسلام لیاری کے رہنما امیرزادہ خان سواتی نے ایک بیان میں جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی توجہ ٹیلیویژن کے موجودہ پروگراموں کی طرف دلائی ہے۔ نا خدایان ٹی وی عبوری حکومت کو بدنام کر کے اسلام کا مذاق اڑانے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ پاکستانی ثقافت کی آڑ میں ٹی وی پر عورتوں اور مردوں کو باقاعدہ ناچ گانوں کی تربیت دی جا رہی ہے اور اس طرح ٹی۔ وی پر قابض بے دین اور ملحد طبقہ در پردہ اپنے آقا ظالم اور قاتل بھٹو کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہے۔

پاکستانی مسلمان آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ٹی۔ وی سے بے شرمی کے اس سلسلہ کو فوری بند کروائیں۔ اسلام میں اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔

مفتی محمد سعید انتقال کر گئے:

کراچی: جمعیۃ علماء اسلام ۔۔۔ جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ کے ۔۔۔

مولانا مفتی محمد سعید صاحب گذشتہ دنوں اپنے آبائی گاؤں میانی ضلع سرگودھا میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب انتقال کر گئے۔

مرحوم ایک بلند پایہ عالم دین مدرسہ شبیریہ میانی کے بانی، متعدد دینی کتب کے مصنف اور جامع مسجد ملکوال کے خطیب تھے۔ احباب سے حضرت مفتی صاحب کے درجات کی بلندی کی دعا فرمانے کی درخواست ہے۔ ہم قاضی ضیاء اللہ اور اہل خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

محمد رمضان، کراچی شہر

دعائے صحت کی درخواست

مولانا عبدالحق کے فرزند ارجمند محمد قاسم صاحب کے لئے ایک دیندار کنواری لڑکی کی ضرورت ہے۔ براہ کرم اس پتے پر رابطہ قائم کریں۔

از: عبدالشکور شیخ
کرن درزی شکارپور سندھ

ملک میں فحاشی اور بے دینی کو روکا جائے:

کراچی: جمعیۃ علماء اسلام لیاری کے رہنما امیرزادہ خان نے ایک بیان میں ملک بھر میں بڑھتی ہوئی فحاشی، عریانی، بے دینی اور الحاد پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مارشل لاء حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ ریڈیو اور ٹی وی جیسے اہم ترین ذرائع ابلاغ لئیق احمد اور قریش پور جیسے ملحد، بے دین اور کمیونسٹ غداران قوم کو فی الفور الگ کر کے ان پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ یہ ملحدین اپنے آقا بھٹو کے سگنل پر ٹی وی کے ذریعہ عریانی، فحاشی اور عورتوں کی آزادی کے نام پر عوام کو گمراہ کر کے مذہب سے دور کر رہے ہیں۔ دوسری طرف اردو، پنجابی اور پشتو میں عریاں فلمیں بنائی جا رہی ہیں اور نوجوان نسل کا اخلاق تباہ کیا جا رہا ہے۔

علماء کے ساتھ توہین آمیز سلوک پر احتجاج:

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کے سرپرست اور پاکستان قومی اتحاد ضلع لاڑکانہ کے نائب صدر حضرت مولانا علی محمد صاحب حقانی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مورخہ ۹ مئی ۷۸ء کو جمعیت علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کے ایک وفد نے مختیارکار دارہ کو عوامی مسائل سے آگاہ کرنے کے لئے ان کے آفس میں ان سے ملاقات کرنا چاہی۔ وفد چار علماء پر مشتمل تھا۔ جب وفد ان کے آفس میں پہنچا تو مختیارکار دارہ نے اپنی بداخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے علماء کے ساتھ اہانت آمیز رویہ اختیار کیا اور ان کی باتیں سننے کے بجائے یہ کہہ کر علماء کو آفس سے نکلنے کا حکم دیا کہ جب ملاؤں کی حکومت آئے تو پھر یہ مسائل پیش کرنا۔ اب ہمیں آپ کی باتیں سننے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مولانا حقانی نے حکام بالا سے پرزور الفاظ میں درخواست کی ہے کہ مختیارکار دارہ کے اس نامناسب رویے کا نوٹس لیا جائے اور اس کے خلاف فوراً سخت قدم اٹھایا جائے۔

گھی اور سیمنٹ کی قلت:

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کے ناظم جناب عبدالرحیم صاحب نے لاڑکانہ میں گھی اور سیمنٹ کی قلت پر اظہار تشویش کیا ہے اور کہا ہے کہ ان چیزوں کے حصول میں عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیئے کہ لاڑکانہ سے گھی اور سیمنٹ کی قلت کو ختم کرنے کے لئے فوری اقدامات کرے تاکہ عوام میں پھیلی ہوئی بے چینی ختم ہو سکے۔

ایس۔پی لاڑکانہ سے ملاقات:

جمعیۃ علماء اسلام کے ایک سہ رکنی وفد نے جو صوبائی نائب امیر مولانا محمد مراد، صوبائی ناظم مولانا غلام قادر اور جمعیت ضلع لاڑکانہ کے امیر مولانا حبیب الرحمن پر مشتمل تھا مورخہ ۸ مئی کو ایس۔پی لاڑکانہ مسٹر محسن پنہور سے ملاقات کی اور انہیں عوام کے مسائل سے آگاہ کیا۔

شہری کمیٹیوں کے قیام کے مقاصد:

کراچی (۲۰ مئی) جمعیت علماء اسلام کراچی سینیٹر اور قومی اتحاد کے رہنما الحاج مولانا محمد ذکریا نے اپنے اخباری بیان میں کہا ہے کہ حکومت کی جانب سے شہری کمیٹیوں کے اغراض و مقاصد واضح نہیں ہیں۔ ان کمیٹیوں کو قائم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ کیا ان کی تشکیل رقبہ، حلقہ یا محلہ وار بنیادوں پر عمل میں لائی جائے گی یا کوئی اور منصوبہ زیر غور ہے۔ ہر کمیٹی کے ممبران کی تعداد کیا ہوگی۔ ان ممبران کے فرائض کیا ہوں گے اور اختیارات کا دائرہ کتنا وسیع ہوگا۔ کیا یہ کمیٹیاں براہ راست حکومت کی ہدایات کے زیر اثر کام کریں گی یا وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں آزاد ہوں گی۔ ان تمام امور پر تفصیل سے وضاحت ضروری ہے۔ اگر حکومت کا مقصد اور منشا یہ ہے کہ کمیٹیاں حکومتی احکام کے زیر اثر کام کریں گی تو پھر اس قسم کی کمیٹیوں کو تشکیل دینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ حکومت کے پاس طاقت ہے اور وہ اس طاقت کا مظاہرہ ان کمیٹیوں کا سہارا لئے بغیر بھی کر سکتی ہے۔

مولانا ذکریا نے مزید کہا کہ یہ بات اب واضح ہو چکی ہے کہ انتظامیہ کے بیشتر ذمہ دار افسران امن عامہ قائم رکھنے، قیمتوں کو مناسب سطحوں پر لانے، جرائم کی روک تھام کرنے، عوام کو ٹرانسپورٹ، بجلی، پانی وغیرہ کی سہولتیں فراہم کرنے میں افسوسناک حد تک ناکام اور نااہل ثابت ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں اگر شہری کمیٹیوں کی تشکیل ایسے ہی افسران کی سرکردگی میں عمل میں آتی ہے تو ظاہر ہے کہ بنیادی مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ان کمیٹیوں کے اراکین کا انتخاب حکومت کے بجائے عوام پر چھوڑ دیا جاتا ہے تو پھر ہر محلے سے ایسے اراکین کا انتخاب ہونا چاہیئے جن کا کردار بے داغ رہا ہو جن میں عوامی خدمت کا صحیح جذبہ موجود ہو اور جو باصلاحیت ہوں نیز ان اراکین کو نامزد کرنے میں متعلقہ حلقوں کے امیدواروں کی رائے کا دخل ہو۔ مولانا نے کہا کہ اب تک شہری کمیٹیوں کے جو نام تجویز کئے گئے ہیں انہیں کے بقول اہل ایریا کے یہ غنڈے بدمعاش ظالم اور غلط پولیس افسران کے ایجنٹ ہیں اس سے اس شبہ کو تقویت ملتی ہے کہ آئندہ چل کر یہ لوگ غلط قسم کے افسران کی دلالی اور ایجنٹی کریں گے؟

جمعیۃ علماء اسلام پتن

تحصیل کوہستان

امیر : مولانا خیر الناس صاحب
ناظم عمومی : خادم بوستان
نائب امیر : مولوی عمر خان صاحب
نائب ناظم : مولانا سیقول صاحب
خزانچی : مولانا فضل ربی صاحب
ناظم نشرواشاعت : مولانا عالمگیر صاحب

سانگھڑ شہر:

گذشتہ دنوں امیر جمعیۃ علماءِ اسلام شہر سانگھڑ صوبہ سندھ نے شہر سانگھڑ اور مختلف بستیوں کا دورہ کیا اور عوام کی سماجی تکالیف کا جائزہ لیا۔ عوام نے ظاہر کیا کہ موجودہ اصلاحی کمیٹیاں تمام کی تمام خود غرض ثابت ہوتی نظر آتی ہیں۔ انہیں ماضی کی ہوس پرست سیاسی جماعت کی پشت پناہی حاصل ہے۔ حالات کچھ ہی بتائے کچھ جاتے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ عوام کی شکایات کا فوری تدارک کرے۔

مفت تعلیم:

جمعیۃ علماءِ اسلام سانگھڑ کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں دفتر جمعیۃ وارڈ ۵ نورانی مسجد روڈ میں اہل محلہ دشہر سانگھڑ کے بچوں کو ابتدائی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں بڑی تعداد میں بچے اور بچیاں شریک ہوتی ہیں۔ تدریس کے فرائض حاجی غلام حیدر صاحب مدظلہ العالی انجام دیتے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام
سانگھڑ سندھ

مدرسہ عربیہ علیمیہ کا قیام:

گذشتہ دنوں نوابشاہ میں ایک دینی ادارہ قائم کیا گیا جس کا سنگ بنیاد حضرت مولانا محمد حسن صاحب خلیفہ مجاز شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نوراللہ مرقدہٗ نے اپنے دست مبارک سے رکھا جس میں قرآن کریم ناظرہ حفظ اور عربی و فارسی کا انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس دینی ادارہ کو کامیاب فرمائے آمین۔

جناب شیخ محمد قریشی صاحب اور احباب جمعیۃ علماءِ اسلام نواب شاہ شہر اس سلسلہ میں مقدور بھر کوشش کر رہے ہیں۔ ☼

حلقہ وسطی باغ کے مرکزی مقام منگا پورہ میں منتظم اعلیٰ آزاد کشمیر کی آمد:

مولانا امیر الزمان اور مفتی عبدالمتین نے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے مواصلات مسائل تحریری طور پر منتظم اعلیٰ کو پیش کئے

منگا پورہ۔ حلقہ وسطی باغ کے مرکزی مقام منگا پورہ میں منتظم اعلیٰ آزاد کشمیر جناب بریگیڈیر محمد حیات خان حالیہ دورہ باغ کے موقعہ پر ٹھہرے تاکہ حلقہ کے عوامی مسائل معلوم کریں۔

منتظم اعلیٰ نے مدرسہ قاسم العلوم منگا پورہ کے صحن میں عوام کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے مسائل حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

مولانا امیر الزمان اور مفتی عبدالمتین نے عوام کی موجودگی میں تعلیمی، معاشی اور مواصلاتی مسائل پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے بعد مندرجہ ذیل مسائل تحریری طور پر منتظم اعلیٰ کو پیش کئے جن میں اہم مسائل یہ تھے۔

منگا پورہ میرہ کے درمیان پل کی تعمیر۔
گندم کے سکیل میں اضافہ براستہ پنیالی تھوب ملوٹ کی سڑک
تھوب ہائی سکول جگلڑی پنیالی میرہ ہائی سکول اور
دیگر پرائمری سکولوں کی تعمیر۔

آخر میں منتظم اعلیٰ کی توجہ دینی درسگاہ قاسم العلوم کی نامکمل بلڈنگ کی طرف مبذول کرائی گئی۔ منتظم اعلیٰ نے اس کی تعمیر میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے متعلقہ محکمہ کو خصوصی احکامات جاری کئے تاکہ اس کی تعمیری ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

مولانا امیر الزمان اور مفتی عبدالمتین نے منتظم اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی حکومت پاکستان کی طرف سے ملنے والی امداد پر گہرے جذبات کا اظہار کیا۔

شناختی کارڈ کی مشکلات کے سلسلے میں:

ٹنڈو الہیار سے جمعیۃ علمائے اسلام کے نائب ناظم محمد اشفاق اعوان نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ شہر ٹنڈو الہیار کے پٹھان باشندگان کو شناختی کارڈ بنوانے میں بے حد دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ شناختی کارڈ دفتر والے ان کے فارم جمع نہیں کرتے اور چند آدمی جو کہ شہر میں شناختی کارڈ کے ایجنٹ ہیں یہ کام کر رہے ہیں۔ وہ ان سے سو روپیہ فی کارڈ وصول کر رہے ہیں اور اس کے بعد ان کو کارڈ کے لئے بے حد پریشان کرتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کے خلاف فوراً قدم اٹھایا جائے اور جن سے رقم وصول کی ہیں ان کو واپس کیا جائے۔

دعائے صحت کی درخواست:

مولانا فضل مولا صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مولانا کی صحت کے لئے دعا کریں۔ مولانا فضل مولا صاحب جمعیۃ علماءِ اسلام تحصیل چارسدہ کے امیر اور سرگرم مجاہد ہیں۔

دعا برائے صحت یابی

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری و حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب فاطمہ جناح سپینی ٹریم سپیشل وارڈ ۵ میں داخل ہیں۔ آج مدرسہ حقانیہ میں اساتذہ عظام و طلباء کرام نے قرآن خوانی کی کہ اللہ تبارک تعالیٰ ان حضرات کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

بعد میں قاری عبدالحق حقانی بلوچ نے سب خطیبوں اور مسلمانوں سے دعائے صحت کے لئے اپیل کی ہے۔

سزا معاف کی جائے:

دارالمطالعہ خلفائے راشدین کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر دارالمطالعہ خلفائے راشدین میں منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی گئی اور مارشل لاء حکام سے اپیل کی ہے کہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کو سمری کورٹ جھنگ نے ایک ماہ قید بامشقت کی جو سزا دی ہے اسے فی الفور معاف کیا جائے۔

انتخاب:

مورخہ ۶ اپریل ۷۸ء کو جمعیت کا ایک اجتماع مرکزی دفتر دارالعلوم تعلیم القرآن رحمانیہ متصل آئی سپینسر ہسپتال منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر : مولانا قاضی الحق صاحب

نائب امیر : مولانا منظور صاحب

ناظم اعلیٰ : مولانا عبدالرحمٰن رحمانی صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن رحمانیہ

نائب ناظم اعلیٰ : مولانا احمد جان صاحب مدرس دارالعلوم رحمانیہ

خازن : مولانا مخدوم صاحب مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن رحمانیہ

شاہ صاحب کا دورہ:

۳۰ اپریل ۷۸ء بروز ہفتہ شوران تحصیل سنی میں تقریر ہوئی۔ بدھ تک مختلف بستیوں کا دورہ کیا۔ جمعرات کو باگڑجی میں خطاب فرمایا۔ جمعہ ۵ مئی کو مولانا غلام قادر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل سنی کی دعوت پر تشریف لائے اور بعد نماز جمعہ خطاب فرمایا۔

۷ مئی بروز ہفتہ کو مولانا عبدالرزاق نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کچھی و مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ محمدیہ رند علی کی دعوت پر ڈھاڈر تشریف لائے۔ رات کو بعد نماز عشاء شاہ صاحب نے توحید اور بدعت کے موضوع پر مفصل تقریر فرمائی۔

۸ مئی بروز اتوار ماسٹر عبدالحلیم صاحب کی دعوت پر بھاگ شہر تشریف لے گئے رات کو جامع مسجد بھاگ میں مصنوعی پیروں کی تردید فرمائی۔ دوسری رات حضرت مولانا سید امام الدین شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کچھی و مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ بھاگ کی دعوت پر تقریر کی۔ شاہ صاحب امروٹ کسی ضروری کام سے گھر تشریف لے گئے جس کی وجہ سے ضلع کچھی کا دورہ نامکمل رہا عنقریب دوبارہ دورہ بھاگ سے شروع کرنے والے ہیں۔

کروڑ لعل عیسن تحصیل لیہ

۶ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام کروڑ لعل عیسن کا اجلاس زیر صدارت جناب خان عبدالرحیم خان امیر جمعیۃ علماء اسلام کروڑ لال عیسن میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت جناب امیر نے کی۔ اجلاس میں سال کا حساب کتاب پیش ہوا اور فنڈ کو مضبوط کرنے پر زور دیا گیا اور طے پایا گیا کہ ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو اجلاس ہوا کرے گا۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ سیاسی پابندیاں نرم کی جائیں تاکہ رفتار رک نہ جائے اور شہر کے مسائل بھی زیر غور آئے۔ کروڑ کمیٹی سے کئی بار مطالبہ کیا گیا کہ عیدگاہ کے ساتھ جو گندے پانی کا جوہڑ اور گندی نالی گزرتی ہے اسے تبدیل کیا جائے کیونکہ بدبو ہر وقت تنگ کرتی ہے۔ ہر وقت مچھر کی بھرمار رہتی ہے جس کی وجہ سے صحت خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ کئی بار اعلیٰ حکام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی۔ کمیٹی کروڑ کو کئی بار رجسٹری کر کے درخواستیں دی گئیں۔ اعلیٰ حکام کو بھی آگاہ کیا گیا لیکن کوئی عمل نہیں ہوا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ:

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ کے ممتاز رکن اور بزرگ عالم دین الحاج مولانا محمد عمر لدھیانوی نے کہا ہے کہ اسلامی علوم کی نشر و اشاعت عصر حاضر کا اہم تقاضہ ہے لہٰذا ہمیں دینی اشاعتی اداروں کی بھرپور حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ جامعہ مسجد فاروقیہ سرہند بستی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا محمد اکرم قاسمی کے "مکتبہ محمودیہ" کی رسم افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں جبکہ ہر چہار طرف سے اسلام کے خلاف کفر و الحاد کی یلغار جاری ہے اور ملک میں عیسائی اور یہودی ادارے اپنے باطل عقائد و نظریات کے پرچار کی خاطر بے پناہ دولت صرف کر رہے ہیں ملت اسلامیہ کا یہ مذہبی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ ایسے اشاعتی اداروں کی حوصلہ افزائی اور ان کے ساتھ مالی تعاون کریں جو تبلیغ و اشاعت دین کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ نادر دینی کتب اور لٹریچر کی تدوین و اشاعت ایک صدقہ جاریہ ہے اور دین حقہ کی صحیح خدمت ہے۔ انہوں نے نئی نسل کو علوم اسلامی سے روشناس کرانے کے لئے عام فہم زبان میں مذہبی لٹریچر کی اشاعت اور اسے زیادہ سے زیادہ نوجوان طبقہ تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے دینی کتب شائع کرنے والے اشاعتی اداروں کے ساتھ بھرپور مالی تعاون کی بھی اپیل کی۔





اسلامی انقلاب کیلئے علماء حق کی قیادت انتہائی ضروری ہے

مولانا قاری محمد اجمل

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان حلقہ رحمان پورہ لاہور کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس جلسہ سے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم اور شعبہ امور نگران طلباء کے ناظم جناب حضرت مولانا قاری محمد اجمل۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی۔ حضرت مولانا سعید الرحمن علوی اور طالب علم راہنما ڈن ظہیر میر اور خالد محمود ٹیپو نے خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا اجمل صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے لئے انتہائی خوشی کا مقام ہے کہ پاکستان میں جمعیۃ طلباء اسلام کے نام سے طلباء کی ایک ایسی تنظیم معرض وجود میں آچکی ہے جو علماء حق کی قیادت میں اس ملک میں اسلامی انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس برصغیر میں اسلام کے لئے جب بھی قربانی کی ضرورت پڑی ہمیشہ علماء حق نے ہی اس فریضہ کو سرانجام دیا ہے۔

آپ نے یہ بات زور دے کر کہی کہ اس ملک میں علماء حق کی قیادت کے بغیر اسلامی انقلاب ناممکن ہے۔ آپ نے نوجوانوں کو ہدایت کی کہ علماء کی قیادت میں منظم ہو کر اپنی کوششوں کو تیز تر کر دو۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہم اس ملک میں اسلامی انقلاب لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مولانا شمس الدین شہید ہاکی ٹورنامنٹ:

گذشتہ روز حیدر آباد میں سید شمس الدین رح کی یاد میں ایک ہاکی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس ٹورنامنٹ کے مہمان خصوصی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم عمومی جناب محمد فاروق قریشی تھے۔ میچ کے اختتام پر فاروق قریشی صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ کھیل ایک قسم کی ورزش ہے اور کھیل کسی قوم کی زندہ دلی کی علامت ہے۔ جناب فاروق قریشی صاحب نے کہا کہ یہ ہاکی ٹورنامنٹ آپ نے اس عظیم ہستی کے نام سے کھیلا ہے جس نے اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی اور سامراج ملک دشمن عناصر کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ ان کی تربیت جمعیۃ طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے ہوئی تھی۔ آپ جمعیۃ بلوچستان کے صدر بھی منتخب ہوئے تھے۔

جناب فاروق قریشی صاحب نے ہاکی میچ کے ناظرین کی ایک بہت بڑی تعداد سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شہید کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور جمعیۃ ہاکی کلب کے کپتان منظور احمد ٹیپو اور مخالف ٹیم کے کپتان کو مبارکباد دی۔

آزاد کشمیر:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی جناب عبدالرؤف ربانی اور شاعر جمعیۃ سید سلمان گیلانی نے پنڈری ضلع پونچھ آزاد کشمیر کا تنظیمی دورہ کیا۔ وہاں آپ نے سعید احمد خان کو آزاد کشمیر کا کنوینر مقرر کیا ہے اور ان کو اپنے چار دیگر۔۔۔ معاون بنانے کا اختیار دیا ہے۔ آپ نے وہاں ایک جلسہ عام سے خطاب بھی فرمایا جس کی صدارت آزاد جموں کشمیر کے صدر جناب سردار محمد ابراہیم خان صاحب نے فرمائی۔ اس جلسہ سے عبدالرؤف ربانی صاحب کے علاوہ سید سلمان گیلانی اور مولانا سعید عبدالمجید ندیم نے بھی خطاب فرمایا۔ تفصیلی رپورٹ "عزم نو" میں شائع کی جائے گی۔

کندہ کوٹ (ضلع جیکب آباد):

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب عبدالمجید صدر جمعیۃ کندہ کوٹ منعقد ہوا۔ اس اجلاس سے جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جیکب آباد کے نائب صدر عبیداللہ صاحب کھوسہ نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کے پروگرام سے متاثر ہو کر درج ذیل طلبہ نے باقاعدہ جمعیۃ طلباء میں شمولیت کا اعلان کیا۔

۱۔ جناب عبدالحق صاحب
۲۔ جناب غلام حسین صاحب بلوچ
۳۔ جناب ارشد صاحب
۴۔ جناب محمد مراد بلوچ صاحب

حلقہ حسن کالونی کراچی

انتخاب

سرپرست : مولانا فضل الرحمن صاحب
صدر : جناب فضل الرحمن

ناظم عمومی : محمد طاہر خان
〃 اطلاعات : محمد خان
〃 مالیات : ولی الرحمٰن

شمولیت:

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام ضلع بہاولپور کے کنوینر محمد انور ندیم اور معاون نشریات محمد حنیف جہانگیر نے بہاولپور کے مختلف تعلیمی اداروں کا تنظیمی دورہ کیا۔ پروگرام سے متاثر ہو کر درج ذیل طلباء نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

۱۔ عطاء اللہ بیگ ، ایس۔ ای کالج
۲۔ عبدالرحمٰن ساجد 〃 〃 〃
۳۔ محمد سلطان 〃 〃 〃
۴۔ محمد ظفر اقبال 〃 〃 〃
۵۔ رانا شمشاد علی 〃 〃 〃
۶۔ ظفر اقبال 〃 〃 〃
۷۔ میاں اللہ وسایا 〃 〃 〃
۸۔ محمد رفیق عتیق 〃 〃 〃
۹۔ محمد قاسم 〃 〃 〃
۱۰۔ محمد اسلم صدیقی 〃 〃 〃
۱۱۔ فاروق احمد

دریں اثناء جمعیۃ طلباء اسلام ضلع بہاولپور کے کنوینر محمد انور ندیم نے گورنمنٹ انٹر کالج کے لئے ثناء اللہ صاحب کو نیا کنوینر مقرر کیا ہے۔

بیر شریف:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام بیر شریف کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالقادر صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاڑکانہ دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے جمعیۃ طلباء اسلام بیر شریف کے صدر جناب سعید احمد بروہی اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب نے تفصیل سے خطاب فرمایا۔

تربیتی کنونشن:

جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل کبیر والہ کے زیر اہتمام ۲۹ مئی بروز پیر ایک عظیم الشان تربیتی کنونشن منعقد ہو رہا ہے جس میں ممتاز علماء کرام اور طالب مسلم رہنما خطاب فرمائیں گے

ٹنڈو محمد خان (محلہ نصیر آباد)

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام ٹنڈو محمد خان محلہ نصیر آباد کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد علی آزاد منعقد ہوا۔ اور اس میں درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست : حضرت مولانا محمد علی آزاد
صدر : حافظ غلام محمد گرامی
نائب صدر : جناب سید ولی محمد شاہ
ناظم عمومی : حافظ احمد چاوڑہ
〃 اول : حافظ رزاق ڈرا
〃 دوم : غلام محمد
〃 اطلاعات : حافظ غلام محمد
〃 مالیات : منظور احمد سومرہ

واہ کینٹ:

جمعیۃ طلباء اسلام واہ کینٹ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت محمد محسن جاوید راہی منعقد ہوا جس میں گارڈن کالج راولپنڈی کے طالب علم راہنما عتیق عالم نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن سے استعفیٰ دے کر جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اس موقع پر شاہد محمود فرسٹ ائیر محمد رفیع فرسٹ ائیر، افضال بخاری اور عرفان غنی نے بھی جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ علاوہ ازیں واہ کینٹ کی شاخ کا انتخاب عمل میں آیا جس کے مطابق درج ذیل افراد عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر : عتیق عالم
نائب صدر : سید محمود الحسن
ناظم عمومی : مظہر حسین
ناظم : شاہد محمود
〃 اطلاعات : محمد رفیع
〃 مالیات : افضال بخاری

لورالائی:

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع لورالائی کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت ضلعی کنوینر محمد اسمٰعیل منعقد ہوا اور درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر : نیک محمد لونی
سرپرست : محمد اسمٰعیل
نائب صدر اول : عبدالکریم
〃 دوم : سید شمس الدین
ناظم عمومی : عبدالحلیم شیدانی
ناظم : عبدالمالک
پریس سیکرٹری : محمد سرور
ناظم مالیات : یار محمد

صوبہ سندھ متوجہ ہو:

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے ہر ضلعی صدر کو ہدایت کیجاتی ہے کہ وہ ہر ضلع سے دستور کے مطابق صوبائی مجلس عمومی کے لئے ممبر منتخب کر کے ان کے نام صوبائی دفتر کو بھیج دیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے نئے انتخابات ۲۳ جون بروز جمعۃ المبارک حیدر آباد میں ہوں گے

(منجانب بشیر احمد قریشی
ناظم عمومی جمعیۃ صوبہ سندھ

سومرانی شریف ضلع سکھر:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام سومرانی شریف ضلع سکھر کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت عبدالحئی صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس سے مقامی تنظیم کے ناظم عمومی جناب فتح محمد نے تفصیل سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد عبدالحئی صاحب نے اخلاص سچائی اور دیانت سے جماعت کے کام کو تیز کرنے کی کارکنوں کو ہدایت کی۔

ایڈیٹر کے نام......

انتظامیہ سے بچائیے:

مکرمی!

ترجمان اسلام کی وساطت سے ہم اپنی گذارشات افسران بالا تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ تحصیل کلاچی میں چند مہینوں سے مقامی انتظامیہ نے عجیب طریق کار شروع کر رکھا ہے کہ اشیاء خوردنی مثلاً مٹھائی۔ دہی۔ دودھ گھی وغیرہ کا نمونہ لے لیا جاتا ہے پھر تھوڑے دنوں بعد نتیجہ آجاتا ہے حیرت ہے کہ "نتیجہ" ہمیشہ چھوٹے غریب دکانداروں کا خراب نکلتا ہے جن کو فوراً گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا جاتا ہے اور پھر ضمانتیں نہیں ہوتیں۔ سرمایہ دار بڑے تاجر پڑتال کے وقت پیٹ بھر دیتے ہیں اگر کوئی کمی رہ جائے تو پشاور ہیڈکوارٹر سے پوری کر لی جاتی ہے۔ یہ بھی شنید ہے کہ سیمپل لینے والے بعض حضرات سے ماہانہ وصول کرتے ہیں۔

اس لئے افسران بالا سے گذارش ہے کہ وہ اس معاملہ میں دلچسپی لے کر تحقیقات کریں اور چھوٹے و غریب دکانداروں کو ناجائز تنگ نہ کیا جائے اور انصاف کیا جائے ورنہ یہ معمولی کاروبار والے بھی کسی اور جگہ کام کا رخ کریں گے جس سے علاقے میں اقتصادی بدحالی و بیروزگاری اور بدامنی پھیلنے کا خطرہ ہے

محمد نواز فاروقی

مدرسہ نجم المدارس، کلاچی شہر

ڈیرہ اسماعیل خان

اسلامیات کی کلاسیں:

میں آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب کے تعلیم کے مشیر سے اپیل کرتا ہوں کہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب نے دورہ ڈیرہ اسماعیل خان میں یہ اعلان کیا تھا کہ گومل یونیورسٹی میں اسلامیات کی کلاسوں کا اجراء کیا جائے گا مگر تاحال اس اعلان پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

لہٰذا ہم اپیل کرتے ہیں کہ ان کلاسوں کا فوری طور پر اجراء کیا جائے تاکہ ڈیرہ کے غریب اور پسماندہ طلباء کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا ہو سکے۔

حامد علی }
محمد رفیق } گورنمنٹ ڈگری کالج

ڈیرہ اسمعیل خاں

ڈاک کے لفافے و ٹکٹ

مکرمی!

ہم اہل جھنگ آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے ڈائریکٹر جنرل پوسٹ آفس اور ارباب بست و کشاد پاکستان سکیورٹی پرنٹنگ پریس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈاک لفافوں اور ٹکٹوں کے سابقہ معیار کو بحال کیا جائے اور عوام کو ٹکٹ و لفافہ خریدتے وقت گوند دانی کا انتظام کرنے کی مصیبت سے نجات دلائی جائے۔

اگر پوسٹ کارڈ و لفافوں کی خوبصورتی میں اضافہ نہیں ہو سکتا تو کم از کم اسی موجودہ ہیئت کو برقرار رکھا جائے

ہم اس سوچ پر بھی تنقید کرتے ہیں کہ عوام کو تین پیسے کا عام لفافہ اور بیس پیسے کا ٹکٹ دیا جائے جسے وہ ڈاک لفافہ کے طور پر استعمال کریں۔ ایسے عام لفافوں کی کئی پیٹیاں جھنگ پوسٹ آفس پہنچ چکی ہیں اور ان میں کاغذ انتہائی گھٹیا استعمال کیا گیا ہے۔ لوگ انہیں قبول کرنے کو تیار نہیں۔

م۔ ع

ٹیوب ویل بستی رسول پور،

گوجرہ روڈ، جھنگ صدر

قرآنی آیات کے ٹکڑوں کی حفاظت کیجائے:

مکرمی!

میں آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے محکمہ اوقاف کے اہلکاروں سے درخواست کرتا ہوں کہ گلیوں اور سڑکوں پر قرآنی آیات اور احادیث کے تحریر شدہ کاغذ کے ٹکڑوں کو ڈالنے کے لئے ڈبے لگائے جائیں۔

ہر روز اخبارات اور رسائل میں درس قرآن اور درس حدیث تحریر ہوتا ہے مگر افسوس کہ لوگ ان اخبارات اور رسائل کو سودا سلف اور سامان باندھنے میں استعمال کر کے ان کی بے حرمتی کے مرتکب ہوتے ہیں اور پھر یہی کاغذات سڑکوں اور گلیوں میں پاؤں تلے روندے جاتے ہیں۔

اس لئے التماس ہے کہ ان کی حفاظت کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

ابن طفیل نیاز محمود

چک ان، ٹوبہ ٹیک سنگھ

چار دیواری بنائی جائے:

مکرمی!

گورنمنٹ ہائی اسکول ہنگو کی چار دیواری اور بیت الخلاء نہ ہونے کے باعث طلباء کو بہت تکلیف ہے۔ آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے حکومت سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ سکول کو محفوظ کرنے کے لئے سکول کے گرداگرد دیوار تعمیر کرے، نیز سکول میں بیت الخلاء تعمیر کیا جاوے۔

سیف السلام

کاکاخیل۔ ہنگو۔ ضلع کوہاٹ

تصویر کی پابندی ختم کیجائے:

حج کی درخواستوں پر مستورات کے لئے فوٹو لگانے کی پابندی سابقہ حکومت نے عائد کی تھی جس کے خلاف اس وقت قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف جناب مفتی محمود نے احتجاج کیا تھا۔ جس کے جواب میں مولانا کوثر نیازی نے یہ وضاحت کی تھی کہ یہ پابندی سعودی حکومت نے لگائی ہے۔ جس کے بعد مفتی محمود صاحب کی

کی ہدایت پر جمعیۃ علماءِ اسلام پنجاب کے سیکرٹری اور بزرگ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے سعودی حکومت سے رابطہ قائم کیا تو پتہ چلا کہ سعودی حکومت کی جانب سے اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس بارے میں مدینہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر شیخ بن باز بن عبدالعزیز نے مولانا منظور احمد چنیوٹی کو جو خط ارسال کئے تھے وہ اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے حج کی درخواستوں کے ساتھ مستورات کے فوٹو لگانے کی پابندی فی الفور ختم کی جائے بصورت دیگر بہت سی پردہ دار خواتین حج کی سعادت سے محروم رہ جائیں گی۔

چوہدری محمد عقیل ضیاء

ضلع جھنگ

قاتل گرفتار کئے جائیں:

مکرمی!

میں آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے مارشل لاء حکام سے اپیل کرتا ہوں کہ جس طرح نواب محمد احمد خان کے قاتلوں کو بے نقاب کیا جا رہا ہے اسی طرح عالم باعمل مولانا سید شمس الدین و منیر احمد شہید کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ ملک میں صحیح عدل و انصاف کا توازن برقرار رکھا جائے۔

فتح محمد قاسمی

طالب علم، سومرانی شریف، سکھر سندھ

پاکستان میں اسلامی نظام:

مکرمی!

پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اور پاکستان صرف اسی صورت میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے جبکہ یہاں پر مکمل طور پر اسلامی نظام رائج ہو جائے گا۔ بد قسمتی سے قبل ازیں سب حکومتیں اسلامی نظام رائج کرنے میں لیت و لعل سے کام لیتی رہی ہیں۔ یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب جنرل محمد ضیاء الحق نے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی ابتدا کر دی ہے

سینما گھروں میں نوجوان نسل کو بے راہروی کی طرف راغب کرنے والی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ میرے خیال میں پاکستان کے کسی سینما گھر میں کسی ایسی فلم کی نمائش نہیں ہونی چاہیئے جس سے اخلاق پر برا اثر پڑنے کا خدشہ ہو کیونکہ ہماری نوجوان نسل پہلے ہی بے راہرو ہو چکی ہے جسے جلد از جلد واپس لانے کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں عریاں لباس پہننے پر بھی پابندی عائد کی جائے اور مارشل لاء آرڈر کے ذریعہ اگر فحش فلموں فحش لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے تو کافی حد تک حالات قابو میں آ سکتے ہیں۔

لطیف الرحمٰن، کمشنری بازار

ڈیرہ اسماعیل خان، صوبہ سرحد

ڈپو کی الاٹمنٹ:

مکرمی!

آپ کے مؤقر جریدے کے ذریعے جناب چیف آف دی آرمی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب ضیاء الحق صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ سابقہ بدعنوان حکومت کے دور میں دیئے ہوئے ڈپو جنہیں حال ہی میں عبوری حکومت نے منسوخ کر کے نہایت خوش آئند کام سرانجام دیا۔ مارشل لاء حکام نے عوام کو یقین دلایا تھا کہ اب نئے ڈپو قرعہ اندازی کے ذریعے الاٹ کئے جائیں گے، مگر اس کے برعکس سابقہ حکومت کے پٹھو دوبارہ نئے ڈپو پیپلز پارٹی کے حامیوں میں تقسیم کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔

ہم چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور زون 'بی' مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے التماس کرتے ہیں کہ وہ نوکر شاہی کا سختی سے نوٹس لے اور منصفانہ قرعہ اندازی کے ذریعہ نئے ڈپو الاٹ کریں۔

فضل محمد عثمانی

ڈیرہ اسماعیل خان شہر

قیمت ڈیڑھ روپے کر دی جائے:

مکرمی!

ترجمان کی اعانت یعنی آوازِ حق کی نصرت کرنا ہمارا دینی اور ملی فریضہ ہے۔ عنایت اللہ راولپنڈی اور احمد حسین کمال کراچی کے مضامین جو کبھی کبھار ترجمان میں چھپتے ہیں مناسب نہیں ہیں اور اسی طرح درس قرآن اور درس حدیث کے لئے بھی ایک صفحہ وقف کیجئے۔ اختلافی مسائل کے چھیڑنے سے گریز کیجئے کیونکہ یہ وقت اختلاف کا نہیں ہے۔ اتفاق اور اتحاد کا ہے۔

پرچے کا معیار بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کی جائے۔ قیمت بڑھا دی جائے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کا بھی خیال رکھیں کیونکہ موجودہ وقت میں یہ چیزیں قابلِ کشش ہیں۔ اخراجات کی مناسبت سے پرچہ کی قیمت اگر ڈیڑھ روپیہ کر دی جاتے تو رسالہ کے اخراجات بآسانی پورے ہو سکتے ہیں جبکہ ڈیڑھ روپیہ کوئی گراں نہیں ہے۔

مولانا محمد یوسف فاضل دیوبند

مقام وڈاک خانہ بہادر خیل،

ضلع کوہاٹ

کوڑے مارنے والا؟

مکرمی!

مارشل لاء کی عبوری حکومت نے اغواء اور دوسرے سنگین جرائم کے مجرموں کو سرعام کوڑے مارنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے یہ بہت اچھا اقدام ہے اور اسلامی ذہن رکھنے والے حلقے اس کی تعریف بھی کر رہے ہیں۔ رہا ان لوگوں کا معاملہ جو ان سزاؤں کو ظلم و جبر سے تعبیر کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کا تعلق ان جرائم سے رہا ہے مگر اب ڈر، خوف اور عدم تحفظ کی وجہ سے یہ جرم کرنے کا حوصلہ نہیں کر رہے۔ لیکن ایک بات جو ہمارے لئے سخت اعتراض کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ مجرم کو جب ٹکٹکی پر باندھا جاتا ہے تو وہ ننگا ہوتا ہے سوائے جانگیے کے، اور اس کے ساتھ کوڑے مارنے والا بھی اسی حالت میں ہوتا ہے۔ مجرم کے لئے تو کوئی نہ کوئی من گھڑت جواز پیدا کیا جا سکتا ہے مگر کوڑے مارنے والے کے لئے نہیں۔ اس منظر کو اور پھر اس کی تصاویر کو مردوں کے ساتھ ساتھ ہماری محترم خواتین بھی دیکھتی ہیں جو کہ خلاف شریعت ہے۔ کیا کوڑے مارنے والے کیلئے یہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ شلوار قمیص میں ملبوس ہو کر کوڑے لگائے۔

عاشق علی خاں

کلور کوٹ، تحصیل بھکر، ضلع میانوالی

شہر شہر سے — قمر ہاشمی

آئندہ تعلیمی مشوروں میں درس نظامی کے ماہرین کو بھی شریک کیا جائیگا

وفاقی مشیر تعلیم الحاج محمد علی ہوتی کی مولانا زاہد الراشدی کو یقین دہانی

جمعیۃ علماءِ اسلام کے مرکزی ناظم اور پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی نے گذشتہ روز اسلام آباد میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے مشیر برائے سیاسی امور حاجی مولا بخش سومرو اور مشیر برائے تعلیم الحاج محمد علی ہوتی سے ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اور شیخ اختر حسین ایڈوکیٹ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

آپ نے مشیر تعلیم کو توجہ دلائی کہ تعلیمی امور کے سلسلہ میں قومی سطح پر صلاح و مشورہ میں درس نظامی کے ماہرین کو ہمیشہ نظر انداز کیا جاتا رہا ہے حتی کہ گذشتہ سال قومی تعلیمی کانفرنس اور تعلیمی کونسل میں کبھی انہیں شریک نہیں کیا گیا۔

جناب ہوتی نے یقین دلایا کہ آئندہ تعلیمی مشوروں میں درس نظامی کے ماہرین کو بھی ضرور شریک کیا جائے گا۔

آپ نے جناب ہوتی کو وفاقی مشاورتی کونسل کے اس فیصلہ کے مضمرات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ آئندہ دینیات کے علیحدہ علیحدہ نصاب کی بجائے مشترکہ نصاب رائج کیا جائے گا۔ آپ نے کہا اصولی طور پر یہ فیصلہ درست ہے لیکن اسے عملی شکل دینے سے پہلے تمام مکاتب فکر کے جید اور نمائندہ علماء کو اعتماد میں لینا ضروری ہے تاکہ مزید کوئی الجھن پیدا نہ ہو جائے۔

تحصیل لودھراں:

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودھراں کا ایک نیم رسمی اجلاس مدرسہ عربیہ محمدیہ دنیا پور میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد اللہ بخش صاحب امیر جمعیۃ علماءِ اسلام تحصیل لودھراں منعقد ہوا، جس میں کہروڑ پکا سے محمد شریف نعمانی اور حاجی عبدالرحیم صاحب برآرا اور میاں اللہ دتہ صاحب خلیق اور شیخ ...ریق احمد صاحب اور صوفی خیر دین فیروز پوری نے شرکت کی اور لودھراں سے حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب اور دنیا پور سے جناب مولانا رحیم بخش صاحب اور چوہدری محمد عنایت صاحب وغیرہ اور جلبہ ارائیں سے حضرت مولانا اللہ بخش صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند اور صوفی محمد شفیع صاحب نے شرکت کی۔ اجلاس کے مہمان خصوصی جمعیۃ علماءِ اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری جناب قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈوکیٹ تھے۔

قاری صاحب نے کارکنوں سے خطاب فرمایا اور کارکنوں پر زور دیا کہ وہ باہمی اتحاد و اتفاق سے جماعتی کام کو آگے بڑھائیں اور علاقے کے دکھی عوام کی خدمت کو اپنا فریضہ بنائیں اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔

ٹی وی سے ناچ گانوں کو بند کیا جائے:

کراچی: جمعیۃ علماء اسلام لیاری کے رہنما امیرزادہ خان سواتی نے ایک بیان میں جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی توجہ ٹیلیویژن کے موجودہ پروگراموں کی طرف دلائی ہے۔ ناخدایان ٹی وی عبوری حکومت کو بدنام کر کے اسلام کا مذاق اڑانے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ پاکستانی ثقافت کی آڑ میں ٹی وی پر عریاں رقص ہو رہا ہے باقاعدہ ناچ گانوں کی تربیت دی جا رہی ہے اور اس طرح ٹی وی پر قابض بے دین اور ملحد طبقہ درپردہ اپنے آقا ظالم اور قاتل بھٹو کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہے۔

پاکستانی مسلمان آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ٹی وی سے بے حیائی کے اس سلسلہ کو فوری بند کرائیں۔ اسلام میں اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔

مفتی محمد سعید انتقال کر گئے:

کراچی: جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ اہل السنۃ والجماعت کے رہنما مولانا مفتی محمد سعید صاحب گذشتہ دنوں اپنے آبائی گاؤں میانی ضلع سرگودھا میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب انتقال کر گئے۔

مرحوم ایک بلند پایہ عالم دین مدرسہ شبیریہ میانی کے بانی، متعدد دینی کتب کے مصنف اور جامع مسجد ملکوال کے خطیب تھے۔ احباب حضرت مفتی صاحب کے درجات کی بلندی کی دعا فرمائیں۔ درخواست ہے۔ ہم قاضی ضیاء اللہ اور اہل خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

محمد رمضان، کراچی شہر

دعائے صحت کی درخواست

مولانا عبدالحق کے فرزند ارجمند محمد قاسم صاحب کے لیے ایک دیندار کنواری لڑکی کی ضرورت ہے۔ براہ کرم اس پتے پر رابطہ قائم کریں۔

از: عبدالشکور شیخ
کرن در شکارپور سندھ

ملک میں فحاشی اور بے دینی کو روکا جائے:

کراچی: جمعیۃ علماء اسلام لیاری کے رہنما امیرزادہ خان نے ایک بیان میں ملک بھر میں بڑھتی ہوئی فحاشی، عریانی، بے دینی اور الحاد پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مارشل لاء حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ ریڈیو اور ٹی وی جیسے اہم ترین ذرائع ابلاغ لئیق احمد اور قریش پور جیسے ملحد، بے دین اور کمیونسٹ غداران قوم کو فی الفور الگ کر کے ان پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ یہ ملحدین اپنے آقا بھٹو کے سگنل پر ٹی وی کے ذریعہ عریانی، فحاشی اور عورتوں کی آزادی کے نام پر عوام کو گمراہ کر کے مذہب سے دور کر رہے ہیں۔ دوسری طرف اردو، پنجابی اور پشتو میں عریاں فلمیں بنائی جا رہی ہیں اور نوجوان نسل کا اخلاق تباہ کیا جا رہا ہے۔

علماء کے ساتھ توہین آمیز سلوک پر احتجاج:

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کے سرپرست اور پاکستان قومی اتحاد ضلع لاڑکانہ کے نائب صدر حضرت مولانا علی محمد صاحب حقانی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مورخہ ۹ مئی ۷۸ء کو جمعیت علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کے ایک وفد نے مختیار کار دارہ کو عوامی مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے انکے آفس میں ان سے ملاقات کرنا چاہی۔ وفد چار علماء پر مشتمل تھا۔ جب وفد ان کے آفس میں پہنچا تو مختیار کار دارہ نے اپنی بداخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے علماء کے ساتھ اہانت آمیز رویہ اختیار کیا اور ان کی باتیں سننے کے بجائے یہ کہہ کر علماء کو آفس سے نکلنے کا حکم دیا کہ جب ملاؤں کی حکومت آئے تو پھر یہ مسائل پیش کرنا۔ اب ہمیں آپ کی باتیں سننے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مولانا حقانی نے حکام بالا سے پرزور الفاظ میں درخواست کی ہے کہ مختیار کار دارہ کے اس نامناسب رویے کا نوٹس لیا جائے اور اس کے خلاف فوراً سخت قدم اٹھایا جائے۔

گھی اور سیمنٹ کی قلت:

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کے ناظم جناب عبدالرحیم صاحب نے لاڑکانہ میں گھی اور سیمنٹ کی قلت پر اظہار تشویش کیا ہے اور کہا ہے کہ ان چیزوں کے حصول میں عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہذا حکومت کو چاہیئے کہ لاڑکانہ سے گھی اور سیمنٹ کی قلت کو ختم کرنے کے لیے فوری اقدامات کرے تاکہ عوام میں پھیلی ہوئی بے چینی ختم ہو سکے۔

ایس۔پی لاڑکانہ سے ملاقات:

جمعیۃ علماء اسلام کے ایک سہ رکنی وفد نے جو صوبائی نائب امیر مولانا محمد مراد، صوبائی ناظم مولانا غلام قادر اور جمعیت ضلع لاڑکانہ کے امیر مولانا حبیب الرحمن پر مشتمل تھا مورخہ ۸ مئی کو ایس۔پی لاڑکانہ مسٹر محسون بھیو سے ملاقات کی اور انہیں عوام کے مسائل سے آگاہ کیا۔

شہری کمیٹیوں کے قیام کے مقاصد:

کراچی (۲۰ مئی) جمعیت علماء اسلام کراچی سینٹر اور قومی اتحاد کے رہنما الحاج مولانا محمد ذکریا نے اپنے اخباری بیان میں کہا ہے کہ حکومت کی جانب سے شہری کمیٹیوں کے اغراض و مقاصد واضح نہیں ہیں۔ ان کمیٹیوں کو قائم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ کیا ان کی تشکیل رقبہ، حلقہ یا محلہ وار بنیادوں پر عمل میں لائی جائے گی یا کوئی اور منصوبہ زیر غور ہے۔ ہر کمیٹی کے ممبران کی تعداد کیا ہوگی۔ ان ممبران کے فرائض کیا ہوں گے اور اختیارات کا دائرہ کتنا وسیع ہوگا۔ کیا یہ کمیٹیاں براہ راست حکومت کی ہدایات کے زیر اثر کام کریں گی یا وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں آزاد ہوں گی۔ ان تمام امور پر تفصیل سے وضاحت ضروری ہے۔ اگر حکومت کا مقصد اور منشا یہ ہے کہ کمیٹیاں حکومتی احکام کے زیر اثر کام کریں گی تو پھر اس قسم کی کمیٹیوں کو تشکیل دینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ حکومت کے پاس طاقت ہے اور وہ اس طاقت کا مظاہرہ ان کمیٹیوں کا سہارا لیئے بغیر بھی کر سکتی ہے۔

مولانا ذکریا نے مزید کہا کہ یہ بات اب واضح ہو چکی ہے کہ انتظامیہ کے بیشتر ذمہ دار افسران امن عامہ قائم رکھنے، قیمتوں کو مناسب سطحوں پر لانے، جرائم کی روک تھام کرنے، عوام کو ٹرانسپورٹ بجلی، پانی وغیرہ کی سہولتیں فراہم کرنے میں افسوسناک حد تک ناکام اور نااہل ثابت ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں اگر شہری کمیٹیوں کی تشکیل ایسے ہی افسران کی سرکردگی میں عمل میں آتی ہے تو ظاہر ہے کہ بنیادی مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ان کمیٹیوں کے اراکین کا انتخاب حکومت کے بجائے عوام پر چھوڑ دیا جاتا ہے تو پھر ہر محلے سے ایسے اراکین کا انتخاب ہونا چاہیئے جن کا کردار بے داغ رہا ہو جن میں عوامی خدمت کا صحیح جذبہ موجود ہو اور جو باصلاحیت ہوں نیز ان اراکین کو نامزد کرنے میں متعلقہ حلقوں کے امیدواروں کی رائے کا دخل ہو۔ مولانا نے کہا کہ اب تک شہری کمیٹیوں کے جو نام تجویز کیئے گئے ہیں انہیں کے بقول اہل ایریا کے غنڈے بدمعاش ظالم اور غلط پولیس افسران کے ایجنٹ ہیں اس سے اس شبہ کو تقویت ملتی ہے کہ آئندہ چل کر یہ لوگ غلط قسم کے افسران کی دلالی اور ایجنٹی کریں گے؟

جمعیۃ علماء اسلام پٹن

تحصیل کوہستان

امیر : مولانا خیرالناس صاحب
ناظم عمومی : خادم بوستان
نائب امیر : مولوی عمر خان صاحب
نائب ناظم : مولانا سیقول صاحب
خزانچی : مولانا فضل ربی صاحب
ناظم نشر واشاعت : مولانا عالمگیر صاحب

سانگھڑ شہر :

گذشتہ دنوں امیر جمعیۃ علماءِ اسلام شہر سانگھڑ صوبہ سندھ نے شہر سانگھڑ اور مختلف بستیوں کا دورہ کیا اور عوام کی سماجی تکالیف کا جائزہ لیا۔ عوام نے ظاہر کیا کہ موجودہ اصلاحی کمیٹیاں تمام کی تمام خود غرض ثابت ہوتی نظر آتی ہیں۔ انہیں ماضی کی ہوس پرست سیاسی جماعت کی پشت پناہی حاصل ہے۔ حالات کچھ ہیں بتائے کچھ جاتے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ عوام کی شکایات کا فوری تدارک کرے۔

مفت تعلیم :

جمعیۃ علماءِ اسلام سانگھڑ کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں دفتر جمعیۃ وارڈ نمبر ۵ نورانی مسجد روڈ میں اہل محلہ د شہر سانگھڑ کے بچوں کو ابتدائی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں بڑی تعداد میں بچے اور بچیاں شریک ہوتی ہیں۔ تدریس کے فرائض حاجی غلام حیدر صاحب مدظلہٗ العالیٰ انجام دیتے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام
سانگھڑ سندھ

مدرسہ عربیہ علبیدیہ کا قیام :

گذشتہ دنوں نوابشاہ میں ایک دینی ادارہ قائم کیا گیا جس کا سنگ بنیاد حضرت مولانا محمد حسن صاحب خلیفہ مجاز شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نوراللہ مرقدہٗ نے اپنے دست مبارک سے رکھا جس میں قرآن کریم ناظرہ حفظ اور عربی و فارسی کا انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس دینی ادارہ کو کامیاب فرمائے آمین۔

جناب شیخ محمد قریشی صاحب اور احباب جمعیۃ علماءِ اسلام نواب شاہ شہر اس سلسلہ میں مقدور بھر کوشش کرتے ہیں۔

حلقہ وسطی باغ کے مرکزی مقام نعماپورہ میں منتظم اعلیٰ آزاد کشمیر کی آمد :

مولانا امیر الزمان اور مفتی عبدالمتین نے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے مواصلاتی مسائل تحریری طور پر منتظم اعلیٰ کو پیش کئے

نعماپورہ۔ حلقہ وسطی باغ کے مرکزی مقام نعماپورہ میں منتظم اعلیٰ آزاد کشمیر جناب بریگیڈیئر محمد حیات خان حالیہ دورہ باغ کے موقعہ پر ٹھہرے تاکہ حلقہ کے عوامی مسائل معلوم کریں۔

منتظم اعلیٰ نے مدرسہ قاسم العلوم نعماپورہ کے صحن میں عوام کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے مسائل حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

مولانا امیر الزمان اور مفتی عبدالمتین نے عوام کی موجودگی میں تعلیمی، معاشی اور مواصلاتی مسائل پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے بعد مندرجہ ذیل مسائل تحریری طور پر منتظم اعلیٰ کو پیش کئے جن میں اہم مسائل یہ تھے۔

نعماپورہ میرہ کے درمیان پل کی تعمیر

گندم کے سکیل میں اضافہ براستہ پنیالی تھوب ملوٹ کی سڑک

تھوب ہائی سکول جگلڑی پنیالی میرہ ہائی سکول، اور دیگر پرائمری سکولوں کی تعمیر،

آخر میں منتظم اعلیٰ کی توجہ دینی درسگاہ قاسم العلوم کی نامکمل بلڈنگ کی طرف مبذول کرائی گئی۔ منتظم اعلیٰ نے اس کی تعمیر میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے متعلقہ محکمہ کو خصوصی احکامات جاری کئے تاکہ اس کی تعمیری ضروریات کو پورا کیا جاسکے

مولانا امیر الزمان اور مفتی عبدالمتین نے منتظم اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی حکومت پاکستان کی طرف سے ملنے والی امداد پر گہرے جذبات کا اظہار کیا۔

شناختی کارڈ کی مشکلات

کے سلسلے میں :

ٹنڈو الہیار سے جمعیۃ علمائے اسلام کے نائب ناظم محمد اشفاق اعوان نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ شہر ٹنڈو الہیار کے پٹھان باشندگان کو شناختی کارڈ بنوانے میں بے حد دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ شناختی کارڈ دفتر والے ان کے فارم جمع نہیں کرتے اور چند آدمی جو کہ شہر میں شناختی کارڈ کے ایجنٹ ہیں یہ کام کر رہے ہیں، وہ ان سے سو روپیہ فی کارڈ وصول کر رہے ہیں اور اس کے بعد ان کو کارڈ کے لئے بے حد پریشان کرتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کے خلاف فوراً قدم اٹھایا جائے اور جن سے رقم وصول کی ہیں ان کو واپس کیجائے۔

دعائے صحت کی درخواست :

مولانا فضل مولا صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مولانا کی صحت کے لئے دعا کریں۔ مولانا فضل مولا صاحب جمعیۃ علماءِ اسلام تحصیل چارسدہ کے امیر اور سرگرم مجاہد ہیں۔

دعا برائے صحت یابی

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری و حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب، فاطمہ جناح سینی ٹوریم سپیشل وارڈ ۳ میں داخل ہیں۔ آج مدرسہ حقانیہ میں اساتذہ عظام و طلباء کرام نے قرآن خوانی کی کہ اللہ تبارک تعالیٰ ان حضرات کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

بعد میں قاری عبدالحق حقانی بلوچ نے سب خطیبوں اور مسلمانوں سے دعائے صحت کے لئے اپیل کی ہے۔

سزا معاف کی جائے:

دار المطالعہ خلفائے راشدین کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر دار المطالعہ خلفائے راشدین میں منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد اپیل کی گئی اور مارشل لاء حکام سے اپیل کی ہے کہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کو سمری کورٹ جھنگ نے ایک ماہ قید بامشقت کی جو سزا دی ہے اس کو فی الفور معاف کیا جائے۔

انتخاب:

مورخہ ۱۶ اپریل ۷۸ء کو جمعیت کا ایک اجتماع مرکزی دفتر دارالعلوم تعلیم القرآن رحمانیہ متصل آئی سپیشلسٹ ہسپتال منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر : مولانا قاضی الحق صاحب

نائب امیر : مولانا منظور صاحب

ناظم اعلیٰ : مولانا عبدالرحمٰن رحمانی صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن رحمانیہ

[illegible] ناظم اعلیٰ : مولانا احمد جان صاحب مدرس دارالعلوم رحمانیہ

[illegible] : مولانا مخدوم صاحب مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن رحمانیہ

شاہ صاحب کا دورہ:

۲۰ اپریل ۷۸ء بروز ہفتہ شوران تحصیل سنی میں تقریر ہوئی۔ بعدہ یک مختلف بستیوں کا دورہ فرمایا۔ جمعرات کو باگڑجی میں خطاب فرمایا۔ جمعہ ۴ مئی کو مولانا غلام قادر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل سنی کی دعوت پر تشریف لائے اور بعد نماز جمعہ خطاب فرمایا۔

۷ مئی بروز ہفتہ کو مولانا عبدالرزاق نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کچھی و مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ محمدیہ رند علی کی دعوت پر ڈھاڈر تشریف لائے۔ رات کو بعد نماز عشاء شاہ صاحب نے توحید اور بدعت کے موضوع پر مفصل تقریر فرمائی۔

۸ مئی بروز اتوار ماسٹر عبدالحلیم صاحب کی دعوت پر بھاگ شہر تشریف لے گئے رات کو جامع مسجد بھاگ میں مصنوعی پیروں کی تردید فرمائی۔ دوسری رات حضرت مولانا سید امام الدین شاہ صاحب، امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کچھی و مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ بھاگ کی دعوت [illegible] شاہ صاحب امروٹی کسی ضروری کام سے گھر تشریف لے گئے جس کی وجہ سے ضلع کچھی کا دورہ نامکمل رہا عنقریب دوبارہ دورہ بھاگ سے شروع کرنے والے ہیں۔

کروڑ لعل عیسن تحصیل لیہ

۱۲ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام کروڑ لعل عیسن کا اجلاس زیر صدارت جناب خان عبدالرحیم خان امیر جمعیۃ علماء اسلام کروڑ لال عیسن میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت جناب امیر نے کی۔ اجلاس میں سال کا حساب کتاب پیش ہوا اور فنڈ کو مضبوط کرنے پر زور دیا گیا اور طے پایا گیا کہ ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو اجلاس ہوا کرے گا۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ سیاسی پابندیاں نرم کی جائیں تاکہ رفتار رک نہ جائے اور شہر کے مسائل بھی زیر غور آسکے۔ کروڑ کمیٹی سے کئی بار مطالبہ کیا گیا کہ عیدگاہ کے ساتھ جو گندے پانی کا جوہڑ اور گندی نالی گزرتی ہے اسے تبدیل کیا جائے کیونکہ بدبو ہر وقت تنگ کرتی ہے۔ ہر وقت مچھر، مکھیاں بھری رہتی ہے جس کی وجہ سے صحت خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ کئی بار اعلیٰ حکام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی، کمیٹی کروڑ کو کئی بار رجسٹری کر کے درخواستیں دی گئیں، اعلیٰ حکام کو بھی آگاہ کیا گیا لیکن کوئی عمل نہیں ہوا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ:

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ کے ممتاز رکن اور بزرگ عالم دین الحاج مولانا محمد عمر لدھیانوی نے کہا ہے کہ اسلامی علوم کی نشر و اشاعت عصر حاضر کا اہم تقاضہ ہے لہٰذا ہمیں دینی اشاعتی اداروں کی بھرپور حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ جامعہ مسجد فاروقیہ سرہند بستی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا محمد اکرم قاسمی کے "مکتبۂ محمودیہ" کی رسم افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں جبکہ ہر چہار طرف سے اسلام کے خلاف کفر و الحاد کی یلغار جاری ہے اور ملک میں عیسائی اور یہودی ادارے اپنے باطل عقائد و نظریات کے پرچار کی خاطر بے پناہ دولت صرف کر رہے ہیں ملت اسلامیہ کا یہ مذہبی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ ایسے اشاعتی اداروں کی حوصلہ افزائی اور ان کے ساتھ مالی تعاون کریں جو تبلیغ و اشاعت دین کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ نادر دینی کتب اور لٹریچر کی تدوین و اشاعت ایک صدقۂ جاریہ ہے اور دین حقہ کی صحیح خدمت ہے۔ انہوں نے نئی نسل کو علوم اسلامی سے روشناس کرانے کے لئے عام فہم زبان میں مذہبی لٹریچر کی اشاعت اور اسے زیادہ سے زیادہ نوجوان طبقہ تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے دینی کتب شائع کرنے والے اشاعتی اداروں کے ساتھ بھرپور مالی تعاون کی بھی اپیل کی۔





طلباء کی سرگرمیاں  مرتبہ: طاہر چودھری

اسلامی انقلاب کیلئے علماء حق کی قیادت انتہائی ضروری ہے

مولانا قاری محمد اجمل

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان حلقہ رحمان پورہ لاہور کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس جلسہ سے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم اور شعبہ امور نگران طلباء کے ناظم جناب حضرت مولانا قاری محمد اجمل۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی۔ حضرت مولانا سعید الرحمن علوی اور طالب علم راہنماؤں ظہیر میر اور خالد محمود میو نے خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا اجمل صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے لئے انتہائی خوشی کا مقام ہے کہ پاکستان میں جمعیۃ طلباء اسلام کے نام سے طلباء کی ایک ایسی تنظیم معرض وجود میں آچکی ہے جو علماء حق کی قیادت میں اس ملک میں اسلامی انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس برصغیر میں اسلام کے لئے جب بھی قربانی کی ضرورت پڑی ہمیشہ علماء حق نے ہی اس فریضہ کو سرانجام دیا ہے۔

آپ نے یہ بات زور دے کر کہی کہ اس ملک میں علماء حق کی قیادت کے بغیر اسلامی انقلاب ناممکن ہے۔ آپ نے نوجوانوں کو ہدایت کی کہ علماء کی قیادت میں منظم ہو کر اپنی کوششوں کو تیز تر کر دو۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہم اس ملک میں اسلامی انقلاب لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مولانا شمس الدین شہید ہاکی ٹورنامنٹ:

گذشتہ روز حیدرآباد میں سید شمس الدین رح کی یاد میں ایک ہاکی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس ٹورنامنٹ کے مہمان خصوصی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم عمومی جناب محمد فاروق قریشی تھے۔ میچ کے اختتام پر فاروق قریشی صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ کھیل ایک قسم کی ورزش ہے اور کھیل کسی قوم کی زندہ دلی کی علامت ہے۔ جناب فاروق قریشی صاحب نے کہا کہ یہ ہاکی ٹورنامنٹ آپ نے اس عظیم ہستی کے نام سے کھیلا ہے جس نے اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی اور سامراج ملک دشمن عناصر کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ ان کی تربیت جمعیۃ طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے ہوئی تھی۔ آپ جمعیۃ بلوچستان کے صدر بھی منتخب ہوئے تھے۔

جناب فاروق قریشی صاحب نے ہاکی میچ کے ناظرین کی ایک بہت بڑی تعداد سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شہیدؒ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور جمعیۃ ہاکی کلب کے کپتان منظور احمد میو اور مخالف ٹیم کے کپتان کو مبارکباد دی۔

آزاد کشمیر:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی جناب عبدالرؤف ربانی اور شاعر جمعیۃ سید سلمان گیلانی نے پیندری ضلع پونچھ آزاد کشمیر کا تنظیمی دورہ کیا۔ وہاں آپ نے سعید احمد خان کو آزاد کشمیر کا کنوینر مقرر کیا ہے اور ان کو اپنے چار دیگر... معاون بنانے کا اختیار دیا ہے۔ آپ نے وہاں ایک جلسہ عام سے خطاب بھی فرمایا جس کی صدارت آزاد جموں کشمیر کے صدر جناب سردار محمد ابراہیم خان صاحب نے فرمائی۔ اس جلسہ سے عبدالرؤف ربانی صاحب کے علاوہ سید سلمان گیلانی اور مولانا سعید عبدالمجید ندیم نے بھی خطاب فرمایا۔ تفصیلی رپورٹ "عزم نو" میں شائع کی جائے گی۔

کندہ کوٹ (ضلع جیکب آباد):

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب عبدالمجید صدر جمعیۃ کندہ کوٹ منعقد ہوا۔ اس اجلاس سے جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جیکب آباد کے نائب صدر عبداللہ صاحب کھوسہ نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کے پروگرام سے متاثر ہو کر درج ذیل طلبہ نے باقاعدہ جمعیۃ طلباء میں شمولیت کا اعلان کیا۔

۱۔ جناب عبدالحق صاحب
۲۔ جناب غلام حسین صاحب بلوچ
۳۔ جناب ارشد صاحب
۴۔ جناب محمد مراد بلوچ صاحب

حلقہ حسن کالونی کراچی

انتخاب

سرپرست : مولانا فضل الرحمن صاحب
صدر : جناب فضل الرحمن

ناظم عمومی : محمد طاہر خان
" اطلاعات : محمد خان
" مالیات : ولی الرحمٰن

شمولیت:

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام ضلع بہاولپور کے کنوینر محمد انور ندیم اور معاون نشریات محمد حنیف جہانگیر نے بہاولپور کے مختلف تعلیمی اداروں کا تنظیمی دورہ کیا۔ پروگرام سے متاثر ہو کر درج ذیل طلباء نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

۱۔ عطاء اللہ بیگ، ایس۔ای کالج
۲۔ عبدالرحمٰن ساجد " "
۳۔ محمد سلطان " "
۴۔ محمد ظفر اقبال " "
۵۔ رانا شمشاد علی " "
۶۔ ظفر اقبال " "
۷۔ میاں اللہ وسایا " "
۸۔ محمد رفیق عتیق " "
محمد قاسم " "
محمد اسلم صدیقی " "
فاروق احمد

دریں اثناء جمعیۃ طلباء اسلام ضلع بہاولپور کے کنوینر محمد انور ندیم نے گورنمنٹ انٹر کالج کے لئے ثناء اللہ صاحب کو نیا کنوینر مقرر کیا ہے۔

پیر شریف:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام پیر شریف کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالقادر صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاڑکانہ دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے جمعیۃ طلباء اسلام پیر شریف کے صدر جناب سعید احمد بروہی اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب نے تفصیل سے خطاب فرمایا۔

تربیتی کنونشن:

جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل کبیر والہ کے زیر اہتمام ۲۹ مئی بروز پیر ایک عظیم الشان تربیتی کنونشن منعقد ہو رہا ہے جس میں ممتاز علماء کرام اور طالب مسلم رہنما خطاب فرمائیں گے

ٹنڈو محمد خان (محلہ نصیر آباد)

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام ٹنڈو محمد خان محلہ نصیر آباد کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد علی آزاد منعقد ہوا۔ اور اس میں درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست : حضرت مولانا محمد علی آزاد
صدر : حافظ غلام محمد گرامی
نائب صدر : جناب سید ولی محمد شاہ
ناظم عمومی : حافظ احمد چاوڑہ
" اول : حافظ رزاق ڈرا
" دوم : غلام محمد
" اطلاعات : حافظ غلام محمد
" مالیات : منظور احمد سومرہ

واہ کینٹ:

جمعیۃ طلباء اسلام واہ کینٹ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت محمد محسن جاوید الٰہی منعقد ہوا جس میں گارڈن کالج راولپنڈی کے طالب علم راہنما عتیق عالم نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن سے استعفیٰ دے کر جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اس موقع پر شاہد محمود فرسٹ ایئر محمد رفیع فرسٹ ایئر، افضال بخاری اور عرفان غنی نے بھی جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ علاوہ ازیں واہ کینٹ کی شاخ کا انتخاب عمل میں آیا جس کے مطابق درج ذیل افراد عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر : عتیق عالم
نائب صدر : سید محمود محسن
ناظم عمومی : مظہر حسین
ناظم : شاہ محمود
" اطلاعات : محمد رفیع
" مالیات : افضال بخاری

لورالائی:

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع لورالائی کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت ضلعی کنوینر محمد اسمٰعیل منعقد ہوا اور درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر : نیک محمد لونی
سرپرست : محمد اسمٰعیل
نائب صدر اول : عبدالکریم
" " دوم : سید شمس الدین
ناظم عمومی : عبدالحلیم شیدانی
ناظم : عبدالمالک
پریس سیکرٹری : محمد سرور
ناظم مالیات : یار محمد

صوبہ سندھ متوجہ ہو:

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے ہر ضلعی صدر کو ہدایت کیجاتی ہے کہ وہ ہر ضلع سے دستور کے مطابق صوبائی مجلس عمومی کے لئے ممبر منتخب کر کے ان کے نام صوبائی دفتر کو بھیج دیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے نئے انتخابات ۲۳ جون بروز جمعۃ المبارک حیدرآباد میں ہونگے

منجانب بشیر احمد قریشی
ناظم عمومی جمعیۃ صوبہ سندھ

سومرانی شریف ضلع سکھر:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام سومرانی شریف ضلع سکھر کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت عبدالحئی صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس سے مقامی تنظیم کے ناظم عمومی جناب فتح محمد نے تفصیل سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد عبدالحئی صاحب نے اخلاص سچائی اور دیانت سے جماعت کے کام کو تیز کرنے کی کارکنوں کو ہدایت کی۔

انتظامیہ سے بچائیے

ایڈیٹر کے نام......

مکرمی!

ترجمان اسلام کی وساطت سے ہم اپنی گذارشات افسران بالا تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ تحصیل کلاچی میں چند مہینوں سے مقامی انتظامیہ نے عجیب طریق کار شروع کر رکھا ہے کہ اشیاء خوردنی مثلاً مٹھائی، دہی، دودھ، گھی وغیرہ کا نمونہ لیا جاتا ہے پھر تھوڑے دنوں بعد نتیجہ آجاتا ہے حیرت ہے کہ "نتیجہ" ہمیشہ چھوٹے غریب دکانداروں کا خراب نکلتا ہے جن کو فوراً گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا جاتا ہے اور پھر ضمانتیں نہیں ہوتیں۔ سرمایہ دار بڑے تاجر پڑتال کے وقت پیٹ بھر دیتے ہیں اگر کوئی کمی رہ جائے تو پشاور ہیڈ کوارٹر سے پوری کر لی جاتی ہے۔ یہ بھی شنید ہے کہ سیمپل لینے والے بعض حضرات سے ماہانہ وصول کرتے ہیں۔

اس لئے افسران بالا سے گذارش ہے کہ وہ اس معاملہ میں دلچسپی لے کر تحقیقات کریں، اور چھوٹے وغریب دکانداروں کو ناجائز تنگ نہ کیا جائے اور انصاف کیا جائے ورنہ یہ معمولی کاروبار والے بھی کسی اور جگہ کام کا رخ کریں گے جس سے علاقے میں اقتصادی بدحالی و بیروزگاری اور بدامنی پھیلنے کا خطرہ ہے

محمد نواز فاروقی
مدرس نجم المدارس، کلاچی شہر
ڈیرہ اسماعیل خان

اسلامیات کی کلاسیں:

میں آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب کے تعلیم کے مشیر سے اپیل کرتا ہوں کہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب نے دورہ ڈیرہ اسماعیل خان میں یہ اعلان کیا تھا کہ گومل یونیورسٹی میں اسلامیات کی کلاسوں کا اجراء کیا جائے گا مگر تا حال اس اعلان پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

لہٰذا ہم اپیل کرتے ہیں کہ ان کلاسوں کا فوری طور پر اجراء کیا جائے تاکہ ڈیرہ کے غریب اور پسماندہ طلباء کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا ہو سکے۔

حامد علی
محمد رفیق } گورنمنٹ ڈگری کالج
ڈیرہ اسمٰعیل خاں

ڈاک کے لفافے و ٹکٹ

مکرمی!

ہم اہل جھنگ آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے ڈائریکٹر جنرل پوسٹ آفس اور ارباب بست وکشاد پاکستان سکیورٹی پرنٹنگ پریس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈاک لفافوں اور ٹکٹوں کے سابقہ معیار کو بحال کیا جائے اور عوام کو ٹکٹ ولفافہ خریدتے وقت گوندلانے کا انتظام کرنے کی مصیبت سے نجات دلائی جائے۔

اگر پوسٹ کارڈ ولفافوں کی خوبصورتی میں اضافہ نہیں ہو سکتا تو کم از کم اسی موجودہ ہیئت کو برقرار رکھا جائے

ہم اس سوچ پر بھی تنقید کرتے ہیں کہ عوام کو تین پیسے کا عام لفافہ اور بیس پیسے کا ٹکٹ دیا جائے جسے وہ ڈاک لفافہ کے طور پر استعمال کریں۔ ایسے عام لفافوں کی کئی پیٹیاں جھنگ پوسٹ آفس پہنچ چکی ہیں اور ان میں کاغذ انتہائی گھٹیا استعمال کیا گیا ہے۔ لوگ انہیں قبول کرنے کو تیار نہیں۔

م۔ ع
ٹیوب ویل بستی رسول پور،
گوجرہ روڈ، جھنگ صدر

قرآنی آیات کے ٹکڑوں کی حفاظت کیجائے:

مکرمی!

میں آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے محکمہ اوقاف کے اہلکاروں سے درخواست کرتا ہوں کہ گلیوں اور سڑکوں پر قرآنی آیات اور احادیث کے تحریر شدہ کاغذ کے ٹکڑوں کو ڈالنے کے لئے ڈبے لگائے جائیں۔

ہر روز اخبارات اور رسائل میں درس قرآن اور درس حدیث تحریر ہوتا ہے مگر افسوس کہ لوگ ان اخبارات اور رسائل کو سودا سلف اور سامان باندھنے میں استعمال کر کے ان کی بے حرمتی کے مرتکب ہوتے ہیں اور پھر یہی کاغذ سڑکوں اور گلیوں میں پاؤں تلے روندے جاتے ہیں۔

اس لئے التماس ہے کہ ان کی حفاظت کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

ابن طفیل نیاز محمود
چک ابن، ٹوبہ ٹیک سنگھ

چاردیواری بنائی جائے:

مکرمی!

گورنمنٹ ہائی اسکول ہنگو کی چار دیواری اور بیت الخلاء نہ ہونے کے باعث طلباء کو بہت تکلیف ہے۔ آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے حکومت سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ سکول کو محفوظ کرنے کے لئے سکول کے گرداگرد دیوار تعمیر کرے، نیز سکول میں بیت الخلاء تعمیر کیا جاوے۔

سیف السلام
کاکاخیل، ہنگو، ضلع کوہاٹ

تصویر کی پابندی ختم کیجائے:

حج کی درخواستوں پر مستورات کے لئے فوٹو لگانے کی پابندی سابقہ حکومت نے عائد کی تھی جس کے خلاف اس وقت قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف جناب مفتی محمود نے احتجاج کیا تھا جس کے جواب میں مولانا کوثر نیازی نے یہ وضاحت کی تھی کہ یہ پابندی سعودی حکومت نے لگائی ہے۔ جس کے بعد مفتی محمود صاحب کی

کی ہدایت پر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری برائے امور تبلیغ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے سعودی حکومت سے رابطہ قائم کیا تو پتہ چلا کہ سعودی حکومت کی جانب سے اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے اس بارے میں مدینہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر شیخ بن باز بن عبدالعزیز نے مولانا منظور احمد چنیوٹی کو جو خط ارسال کئے تھے وہ اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے حج کی درخواستوں کے ساتھ مستورات کے فوٹو لگانے کی پابندی فی الفور ختم کی جائے بصورت دیگر بہت سی پڑھی لکھی خواتین حج کی سعادت سے محروم رہ جائیں گی۔

چوہدری محمد عقیل ضیاء
ضلع جھنگ

قاتل گرفتار کئے جائیں:

مکرمی!

میں آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے مارشل لاء حکام سے اپیل کرتا ہوں کہ جس طرح نواب محمد احمد خان کے قاتلوں کو بے نقاب کیا جا رہا ہے اسی طرح عالم باعمل مولانا سید شمس الدین و منیر احمد شہید کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ ملک میں صحیح عدل و انصاف کا توازن برقرار رکھا جائے۔

فتح محمد قاسمی
طالب علم، سومرانی شریف، سکھر سندھ

پاکستان میں اسلامی نظام:

مکرمی!

پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اور پاکستان صرف اسی صورت میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے جبکہ یہاں پر مکمل طور پر اسلامی نظام رائج ہو جائے گا۔ بدقسمتی سے قبل ازیں سب حکومتیں اسلامی نظام رائج کرنے میں لیت و لعل سے کام لیتی رہی ہیں۔ یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب جنرل محمد ضیاء الحق نے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی ابتدا کر دی ہے

سینما گھروں میں نوجوان نسل کو بے راہروی کی طرف راغب کرنے والی فلمیں دکھائی جاتی ہیں میرے خیال میں پاکستان کے کسی سینما گھر میں کسی ایسی فلم کی نمائش نہیں ہونی چاہیے جس سے اخلاق پر برا اثر پڑنے کا خدشہ ہو کیونکہ ہماری نوجوان نسل پہلے ہی بے راہرو ہو چکی ہے جسے جلد از جلد واپس لانے کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں عریاں لباس پہننے پر بھی پابندی عائد کی جائے اور مارشل لاء آرڈر کے ذریعہ اگر فحش فلموں فحش لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے تو کافی حد تک حالات قابو میں آ سکتے ہیں۔

لطیف الرحمٰن، کمشنری بازار
ڈیرہ اسماعیل خاں، صوبہ سرحد

ڈپو کی الاٹمنٹ:

مکرمی!

آپ کے مؤقر جریدے کے ذریعے جناب چیف آف دی آرمی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب ضیاء الحق صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ سابقہ بدعنوان حکومت کے دور میں دیئے ہوئے ڈپو جنہیں حال ہی میں عبوری حکومت نے منسوخ کر کے نہایت خوش آئند کام سرانجام دیا۔ مارشل لاء حکام نے عوام کو یقین دلایا تھا کہ اب نئے ڈپو قرعہ اندازی کے ذریعے الاٹ کئے جائیں گے مگر اس کے برعکس سابقہ حکومت کے چمچے دوبارہ نئے ڈپو پیپلز پارٹی کے حامیوں میں تقسیم کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔

ہم چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور زون 'بی' مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے التماس کرتے ہیں کہ وہ نوکر شاہی کا سختی سے نوٹس لے اور منصفانہ قرعہ اندازی کے ذریعہ نئے ڈپو الاٹ کریں۔

فضل محمد عثمانی
ڈیرہ اسماعیل خاں شہر

قیمت ڈیڑھ روپے کر دی جائے:

مکرمی!

ترجمان کی اعانت یعنی آواز حق کی نصرت کرنا ہمارا دینی اور ملی فریضہ ہے۔ عنایت اللہ ژولیدہ اوجڑی اور احمد حسین کمال کراچی کے مضامین جو کبھی کبھار ترجمان میں چھپتے ہیں مناسب نہیں ہیں اور اسی طرح درس قرآن اور درس حدیث کے لئے بھی ایک صفحہ وقف کیجئے۔ اختلافی مسائل کے چھیڑنے سے گریز کیجئے کیونکہ یہ وقت اختلاف کا نہیں ہے اتفاق اور اتحاد کا ہے۔

پرچے کا معیار بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کی جائے۔ قیمت بڑھا دی جائے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کا بھی خیال رکھیں کیونکہ موجودہ وقت میں یہ چیزیں قابل کشش ہیں۔ اخراجات کی مناسبت سے پرچہ کی قیمت اگر ڈیڑھ روپیہ کر دی جائے تو رسالہ کے اخراجات باآسانی پورے ہو سکتے ہیں جبکہ ڈیڑھ روپیہ کوئی گراں نہیں ہے۔

مولانا محمد یوسف فاضل دیوبند
مقام وڈاک خانہ بہادر خیل
ضلع کوہاٹ

کوڑے مارنے والا؟

مکرمی!

مارشل لاء کی عبوری حکومت نے اغواء اور دوسرے سنگین جرائم کے مجرموں کو سرعام کوڑے مارنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے یہ بہت اچھا اقدام ہے اور اسلامی ذہن رکھنے والے حلقے اس کی تعریف بھی کر رہے ہیں۔ رہا ان لوگوں کا معاملہ جو ان سزاؤں کو ظلم و جبر سے تعبیر کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کا تعلق ان جرائم سے رہا ہے مگر اب ڈر، خوف اور عدم تحفظ کی وجہ سے یہ جرم کرنے کا حوصلہ نہیں کر رہے۔ لیکن ایک بات جو ہمارے لئے سخت اعتراض کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ مجرم کو جب ٹکٹکی پر باندھا جاتا ہے تو وہ ننگا ہوتا ہے سوائے جانگیے کے اور اس کے ساتھ کوڑے مارنے والا بھی اسی حالت میں ہوتا ہے۔ مجرم کے لئے تو کوئی نہ کوئی من گھڑت جواز پیدا کیا جا سکتا ہے مگر کوڑے مارنے والے کے لئے نہیں۔ اس منظر کو اور پھر اس کی بقا دیر کو مردوں کے ساتھ ساتھ ہماری محترم خواتین بھی دیکھتی ہیں جو کہ خلاف شریعت ہے۔ کیا کوڑے مارنے والے کیلئے یہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ شلوار قمیص میں ملبوس ہو کر کوڑے لگائے۔

واثق علیخاں
کلور کوٹ، تحصیل بھکر، ضلع میانوالی